عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۶ - شمارہ ۱۵
انٹرنیشنل

جی، ایچ، کیو جیسی حساس جگہ پر قادیانیوں کی عملداری

عبرت کا مرقع
ایس ایس پی طلعت محمود

موضع ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟
پاکستان کے اندر سٹیٹ ور سٹیٹ

غزوۂ بدر کا سپاہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمت عالم

قرآن کیا کہتا ہے؟

جامعہ اسلامیہ (رجسٹرڈ)

(قصور)

متصل ٹیلی فون ایکسچینج سرکلر روڈ قصور

- قصور میں اہل سنت والجماعت کا سب سے بڑا اور قدیم تعلیمی ادارہ ہے جس کی بنیاد ۱۳۶۲ھ/۴۳-۱۹۴۲ء میں محدث قصور حضرت مولانا علامہ سید مبارک علی ہمدانی اور حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب رحمہا اللہ نے رکھی اور تاحیات اس کی ترقی کے لیے کوشاں رہے۔
- جامعہ اسلامیہ، امام ربانی مجدد الف ثانی، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے مشن کا ترجمان، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا حسین احمد مدنی کی تشریحات کا آئینہ دار، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کے افکار کا پاسبان، اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تحریک کا علمبردار ہے۔
- جامعہ اسلامیہ کو اس وقت مولانا سید فردوس شاہ صاحب اور مولانا حافظ نور دین صاحب ایسی بزرگ علمی شخصیات کی سرپرستی حاصل ہے جبکہ حضرت مولانا عبدالغفور انوری نقشبندی فاضل دیوبند جامعہ کے مہتمم اور حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی فاضل ڈابھیل ناظم اعلیٰ ہیں۔
- جامعہ اسلامیہ نے اپنی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ۱۹۸۳ء میں کیا۔ آج بحمد اللہ شہر قصور کے معزز و متدین بزرگوں پر مشتمل مجلس شوریٰ کی نگرانی میں ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے شہر کے مختلف مقامات پر جامعہ کی پانچ شاخیں کام کر رہی ہیں۔
- اس وقت جامعہ کا شعبہ حفظ و ناظرہ اور تجوید و قرأۃ میں تقریباً ۲۲۰ طلبہ تین جید اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ۱۰ طالب علم ایک ماہر مدرس سے ابتدائی دینی کتب پڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ کے ناظم اعلیٰ خود روزانہ دو گھنٹے کالجوں، سکولوں کے طلباء اور دیگر شہریوں کو عربی پڑھاتے ہیں۔
- جامعہ کی مسجد شہر کی سب سے بڑی مسجد ہے مگر نامکمل ہے اور اہل دل کے خاص تعاون کی منتظر، اسی طرح جامعہ میں طلبہ کے لیے دار الاقامہ اور کتب خانہ نہیں ہے، اور یہ مسائل شہر کے ملک بھر کے اہل خیر کی توجہ کے فوری مستحق ہیں۔

جاری کردہ :

شعبہ نظامت جامعہ اسلامیہ (رجسٹرڈ)

سرکلر روڈ قصور

ہفت روزہ
ختم نبوة
کراچی
انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۱۵	یکم تا ۷ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء	جلد نمبر ۶

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/شاہدرہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدر آباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسمٰعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
آسٹریلیا — ہدایت اللہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •
بارباڈوس — اسمٰعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ب، سے حاشر و بینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

جی ایچ کیو جیسی حساس جگہ پر قادیانیوں کی عملداری

وطنِ عزیز پاکستان کی اکثریت مسلمان ہے اسلئے ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں کے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کا خیال کیا جاتا اور اسلام نافذ کر دیا جاتا لیکن چالیس سال بیت گئے اسلام تو آیا نہیں الٹا مسلمانوں کو بھی اسلام سے دور کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک پر نظر ڈالیں کوئی ملک ایسا نہیں ملے گا کہ وہ اپنے مخالف گروہوں اور فرقوں کو اہمیت دیتا ہو، انہیں کلیدی مناصب سونپتا ہو، روس اور چین دو نظریاتی ملک ہیں لیکن کوئی بتائے کہ وہاں کتنے مسلمان وزیر ہیں، اہم عہدوں پر کتنے مسلمان متعین ہیں۔ کتنے عیسائی ہیں۔ اسرائیل ایک نظریاتی مملکت ہے لیکن وہاں مسلمانوں کے لیئے منصب تو کجا وہ تھوڑی بہت تعداد میں جو وہاں مقیم ہیں انہیں بھی وہاں سے نکالنے کی کوشش ہو رہی ہے کوئی دن وہاں خالی جاتا ہوگا جس دن مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ نہ توڑے جاتے ہوں۔ برطانیہ جو جمہوریت کا علمبردار ہے وہاں مسلمانوں کو لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینے کی بھی آزادی نہیں چہ جائیکہ وہاں سول اور فوج کے کسی اہم شعبہ پر کوئی مسلمان فائز ہو، دور کیوں جائیں ہمارے پڑوس میں ایران ایک نظریاتی مملکت ہے وہاں ایک فرقہ جو ۹۰ فیصد ہے حکمران ہے مخالف فرقہ جو ۱۰ فیصد ہے اسے کوئی عہدہ دینا تو دور کی بات ہے آزادی جیسی نعمت سے بھی محروم کر رکھا ہے۔

بات واضح ہے کہ یہ حکومتیں اپنے مخالفین کو کوئی عہدہ یا منصب اسلیئے نہیں سونپتیں کہ اس طرح اس گروہ یا فرقہ کو نہ صرف پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا بلکہ کوئی راز، راز بھی نہیں رہے گا۔ اس کے برعکس پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کی اساس حرف اسلام پر رکھی گئی تھی۔ یہاں کا صدر مسلمان ہے، وزیر اعظم مسلمان ہے، وزرائے اعلیٰ مسلمان ہیں وفاقی اور صوبائی وزراء مسلمان ہیں لیکن اس کے باوجود انہیں اپنی مسلمانی کا کچھ بھی احساس نہیں ہے۔ اسی لئے یہاں غیر مسلموں، کافروں، مرتدوں، اور زندیقوں کو بہت ہی زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور انہیں کلیدی عہدوں پر بٹھا کر جہاں اس مسلم مملکت کی نظریاتی سرحدوں کو کمزور کیا جا رہا ہے وہاں جغرافیائی سرحدوں کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ جن کی ہم ان کالموں میں کئی مرتبہ نشاندہی کر چکے ہیں۔

ہمیں یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ اس وقت جی ایچ کیو میں اہم پوسٹوں پر آٹھ قادیانی مسلط ہیں جن کے ضرورت پڑنے پر ہم نام پیش کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر وہ ای این سی برانچ کے ڈیزائن ڈائریکٹوریٹ سے متعلق ہیں۔ اس برانچ میں خاصی تعداد میں قادیانیوں کا ہونا کسی خاص پلاننگ کے تحت ہی ہو سکتا ہے کیونکہ یہیں ہماری تینوں مسلح افواج کے اہم دفاعی منصوبوں کی پلاننگ اور ڈیزائننگ ہوتی ہے۔ یہاں کلیدی عہدوں پر بیٹھے ہوئے قادیانی افسران نئے افراد بھرتی کرتے وقت بھی اپنی جماعت ہی کے افراد کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ قادیانی ملکی راز چرانے کے ساتھ ساتھ یہاں کی دولت کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ ہر سال گورنمنٹ کا ٹی اے/ ڈی اے بنا کر کم از کم ایک قادیانی اپنے (مرزائیوں) کے سالانہ جلسے میں شرکت کی غرض سے لندن ضرور جاتا ہے۔ وہاں سے یہ شر انگیز لٹریچر لا کر تقسیم کرتا ہے۔ لیکن اس کے خلاف اسلیئے کاروائی نہیں ہوتی کہ اس سے بڑا افسر خود قادیانی ہے۔

اسی شعبہ میں فوٹو سیکشن کا جو انچارج ہے وہ بھی قادیانی بتایا جاتا ہے جو پرائیویٹ پرنٹ، فوٹو کاپیاں، سلائیڈز وغیرہ بنانے میں مصروف رہتا ہے۔ خفیہ دستاویز کی فوٹو کاپیاں اپنے مرزائی افسران کو مہیا کرتا ہے۔ جوابی کاروائی کی ڈگیوں یا دوسرے ذریعوں سے چھپا کر لے جاتے ہیں۔ ممکن ہے یہ خود بھی مرزائی افسران کے گھروں تک ایسی خفیہ دستاویزات یا معلومات پہنچاتا ہو۔

ہمیں اپنی فوج پر ناز ہے اس لئے کہ ہمارے وطن عزیز کی جغرافیائی سرحدات کے تحفظ کی ذمہ داری اسی پر ہے اور مسلح افواج کے تمام منصوبے اور پروگرام انتہائی رازداری کے ساتھ جی ایچ کیو میں ہی ترتیب پاتے ہیں اگر ہمارے فوجی مرکز میں اکھنڈ بھارت کے حامی اسرائیل اور دوسری غیر مسلم طاقتوں کے آلۂ کار بیٹھے ہوں تو ہمارے تمام منصوبے ان کے واسطے سے اسرائیل اور ہندوستان پہنچ سکتے ہیں اور پاکستان کا کوئی راز، راز نہیں رہ سکتا۔

ہم یہ بات دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں اور ان کے آنجہانی اور عیاش سربراہ مرزا محمود پسر مرزا قادیانی کا یہ مشہور الہام ہے کہ اول تو پاکستان

بنے گا نہیں، اگر بن گیا تو ہم دوبارہ متحد کرنے (یعنی اکھنڈ بھارت بنانے) کی کوشش کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قادیانی سرے سے جہاد ہی کو حرام سمجھتے ہیں جس گروہ کا یہ نظریہ ہو تو ایسے پاکستان کا کوئی محب وطن شہری گلے لگانے یا اس پر اعتماد کرنے کے لیئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہو سکتا۔

جی ایچ کیو، ایک نازک اور حساس ترین جگہ ہے جہاں کافی تعداد میں قادیانیوں کا ہونا ملک کے لیئے ہرگز ہرگز سود مند نہیں۔ اگر حکومت انہیں نوازنا ہی چاہتی ہے، اور قادیانیوں کو اہم پوسٹوں پر رکھنا حکومت کی مجبوری ہے تو کم از کم حساس ترین مقامات پر سے فوراً ہٹا دینا چاہیئے۔

آج کل قادیانی ایک اور دھوکہ یہ دے رہے ہیں کہ اپنی ملازمتوں کو بچانے کے لیے وہ خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ ایسا وہ اپنی خوشی سے نہیں بلکہ اپنے پیشوا مرزا طاہر کی ہدایت پر کر رہے ہیں جس کا انکشاف اخبار جہاں کراچی کے اسلام آباد کے خصوصی نمائندے جناب حبیب الرحمٰن نے اپنی اسلام آباد کی ڈائری میں ان الفاظ سے کیا ہے۔

"یہ اور بات ہے کہ ان میں سے بیشتر نے اپنی جماعت کے سربراہ کی ہدایت کے مطابق یہ اعلان کر رکھا ہے کہ وہ احمدی نہیں ہیں" (۴ تا ۱۰ مئی ۱۹۸۷ء)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حبیب الرحمٰن صاحب کے اس مضمون کو " ماہنامہ خالد ربوہ" نے اپنے جولائی کے ضمیمہ میں شائع کر کے اس مضمون کے مندرجات کی حمایت بھی کی ہے اور اس کے کچھ حصوں پر تنقید بھی کی ہے لیکن مضمون کے اس حصے کی تردید میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ کچھ قادیانی افسر ایسا تاثر دے رہے ہیں لیکن اس کی تفتیش کے لیئے ضروری ہے کہ انٹیلی جنس آدمی ان کے خاندانوں کا سروے کرے کہ ان میں کتنے قادیانی ہیں اور کتنے مسلمان۔

ہمیں یقین ہے کہ ایسا کرنے سے حقیقت حال سے پردہ اٹھ جائے گا۔

عبرت کا مرقع ـــــ ایس ایس پی طلعت محمود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے پانچ سال ہونے والے ہیں۔ جن کی بازیابی کے لیئے ملک بھر میں زبردست تحریک چلی جو ابھی جاری ہے عالمی مجلس کے رہنماؤں نے پہلے ہی دن سے اس اغواء میں طلعت محمود کو برابر کا شریک قرار دیا ہے جو ملتان میں ایس ایس پی کے عہدے پر فائز ہیں جہاں انہوں نے شمع ختم نبوت کے پروانوں کی پکڑ دھکڑ کر کے مرزائیوں کی سرپرستی شروع کر دی ہے۔

بہرحال صدر اور وزیر اعظم کے وعدوں کے باوجود مولانا اسلم قریشی کا مسئلہ لاینحل چلا آ رہا ہے۔ مولانا قریشی جب اغواء ہوئے تو اس وقت طلعت محمود سیالکوٹ میں متعین تھا مولانا کے رشتے داروں اور عالمی مجلس کے رہنماؤں نے اسے شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن حکمرانوں نے سنی ان سنی کر دی۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی صفت جہاں رحیم و کریم ہے وہاں قہار بھی ہے۔ گذشتہ دنوں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ راجن پور کے ڈپٹی کمشنر کو ان کے دشمنوں نے قتل کر دیا اور آج تک اس کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ موصوف طلعت محمود کے ماموں ہیں وہ ایک ماموں کی فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر ابھی ملتان لوٹے تھے کہ دوسرے ماموں کے قتل کی اطلاع ملنے پر دوبارہ جانا پڑ گیا۔ یہ واقعہ طلعت محمود جیسے درندہ صفت انسان کی آنکھیں کھولنے کے لیئے کافی ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کرے۔ کیونکہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے وہ لاٹھی جو اس کے ماموں کو اپنی گرفت میں لے چکی ہے وہ اسے بھی اپنی گرفت میں لے سکتی ہے اور یقیناً لے گی کیونکہ جن لوگوں نے تحریک ختم نبوت کے پروانوں کا خون بہایا۔ بقول سردار عبدالرب نشتر مرحوم خدا نے مختلف رنگوں میں انہیں سزا دیدی۔ ہمارا ایمان ہے اور ہمیں خدا کی ذات پر یقین ہے کہ جو بانفس مولانا اسلم قریشی کی شہادت میں ملوث ہیں وہ خدا کی گرفت سے ہرگز ہرگز نہیں بچ سکتے۔

کوئی قادیانی
استاذ اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا
اس پر عمل درآمد ہر مسلمان عاشق رسول کا دینی فریضہ ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

دنیا میں پہنچنے والی مصیبت اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر تمہیں بتاؤں۔ اے علیؓ! جو کچھ بھی تمہیں پہنچے، مرض ہو یا کسی قسم کا عذاب یا دنیا کی اور کوئی مصیبت ہو، وہ اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ اس مضمون کو بندہ اپنے رسالہ "اعتدال" میں تفصیل سے لکھ چکا ہے۔ وہاں دیکھا جائے۔

ترجمہ:۔ اور جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (نہایت ہی حسرت سے) کہے گا۔ کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامۂ اعمال ہی نہ ملتا اور مجھ کو خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ موت ہی سب قصہ ختم کر دیتی۔ (قیامت ہی نہ آتی جو حساب کتاب ہوتا) میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا۔ میری جاہ (آبرو) بھی جاتی رہی (اس کے لئے فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور اس کو طوق پہنا دو۔ پھر جہنم میں اسکو داخل کر دو۔ پھر ایک ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ دو۔ اس لئے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا تھا (اور خود کو کیا کھلاتا) دوسرے آدمیوں کو بھی غریب کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا پس نہ تو آج اس کا کوئی یہاں دوست ہے اور نہ اس کے لئے کوئی چیز کھانے کو ہے بجز غسلین کے جس کو بجز بڑے گناہ گاروں کے اور کوئی نہ کھائے گا۔ (الحاقہ - ع ۱)

ف:۔ غسلین کا مشہور ترجمہ دھوون کا ہے یعنی زخموں وغیرہ کے دھونے سے جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ غسلین کہلاتا ہے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا کہ جسموں کے اندر سے جو لہو پیپ وغیرہ نکلتی ہے وہ غسلین ہے حضرت ابو سعید خدریؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ غسلین کا ایک ڈول اگر دنیا میں ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو سے ساری دنیا سڑ جائے۔ نوف شامیؒ سے نقل کیا گیا کہ وہ زنجیر جو ستر گز لمبی ہے اس کا ہر گز ستر باع ہے اور ہر باع اتنا لمبا ہے کہ مکہ مکرمہ سے کوفہ تک پہنچے۔ حضرت ابن عباسؓ سے اور دوسرے مفسرینؒ سے نقل کیا گیا کہ یہ زنجیر پاخانہ کی جگہ سے داخل کرکے ناک میں سے نکالی جائے گی اور پھر اس پر لپیٹ دی جائے گی جس سے وہ جکڑا جائے گا۔ (درمنثور)

اس آیت شریفہ میں مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینے پر بھی عتاب ہے۔ اس لئے آپس میں اپنے عزیزوں کو اپنے احباب کو، ملنے والوں کو غرباء پر، پڑوسیوں کو کھانے پلانے پر خاص طور سے ترغیب دیتے رہنا چاہئے کہ دوسروں کو ترغیب دینے سے اپنے اندر سے بخل کا مادہ کم ہوگا۔

ترجمہ:۔ بڑی خرابی ہے ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو، منہ در منہ طعنہ دینے والا ہو، مال جمع کرکے رکھتا ہے اور (غایت محبت سے) اس کو بار بار گنتا ہے۔ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا یہ مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں (یہ مال ہمیشہ نہیں رہے گا)

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایک تو بخل دوسری بد خلقی۔

فائدہ:۔ یعنی کوئی شخص مؤمن ہو کر بخیل بھی ہو اور بد خلق بھی، یہ مؤمن کی شان ہرگز نہیں۔ ایسے شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ اسی سے ہاتھ دھو بیٹھیں، کہ جیسا ہر خوبی دوسری خوبی کو کھینچتی ہے، ایسے ہی ہر عیب دوسرے عیب کو کھینچتا ہے۔ دوسری حدیث میں اس سے بھی بڑھ کر حضورؐ کا ارشاد ہے کہ شح (یعنی بخل کی اعلیٰ قسم) ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ (مشکوٰۃ) کہ ان دونوں چیزوں کا اجتماع گویا ضدین کا اجتماع ہے۔ جیسا کہ آگ اور پانی کا جمع ہونا، کہ جونسی چیز غالب ہوگی وہ دوسرے کو فنا کر دے گی۔ اگر پانی غالب ہے آگ کو بجھا دے گا، آگ غالب ہے تو پانی کو جلا دے گی۔ ایسے ہی یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ جونسی چیز غالب ہوگی رفتہ رفتہ دوسری کو فنا کر دے گی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی ولی ایسا نہیں ہوا، جس میں اللہ جل شانہ نے دو عادتیں پیدا نہ کر دی ہوں، ایک سخاوت دوسرے خوش خلقی (کنز)

دوسری احادیث میں ہے کہ اللہ کا کوئی ولی ایسا نہیں ہے جو سخاوت کا عادی نہ بنایا گیا ہو۔ (کنز) اور بہت ظاہر بات ہے کہ اگر اللہ جل شانہ سے تعلق اور محبت ہے تو اس کی مخلوق پر خرچ کرنے کو بے اختیار دل چاہے گا، کہ محبوب کے عزیز و اقارب کی خاطر محبت کے لوازمات سے ہے۔

اور جب مخلوق اللہ کی عیال ہے تو ان پر خرچ کرنے کو ولی کا دل ضرور چاہے گا۔ اور اس کے عیال میں بھی جس کا تعلق اس کے ساتھ جتنا زیادہ قوی ہوگا، اتنا ہی اس پر خرچ کرنے کو زیادہ چاہے گا۔ اور اگر نہ چاہے تو معلوم ہوا کہ مال کی محبت اللہ کی محبت سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا دعویٰ جھوٹ ہے۔

ہماری کامیابی کا راز

اتباعِ سنّتِ نبویؐ میں ہے!

حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ

نکاح شادی بیاہ کی سنتوں کا بیان

نکاح مسنون نکاح وہ ہے جو سادہ ہو جس میں ہنگامہ یا زیادہ تکلفات یا جہیز کا سامان وغیرہ کا جھگڑا نہ ہو

دن برکت اور بھلائی کے سبب جمعہ کا دن نکاح کے لئے مسنون ہے۔

مکان مسجد میں نکاح کرنا مسنون ہے

اعلان نکاح کو مشہور کرنا سنت ہے اعلان کے لئے دبغیر سر تال کے) دف یا ڈھپڑا پیٹنے کی اجازت ہے

چھوہارے نکاح کے بعد چھوہارے یا کھجور لٹانا یا تقسیم کرنا سنت ہے۔

شب زفاف شب عروسی میں یہ طریقہ مسنونہ ہے کہ جب تنہائی ہو تو بیوی کی پیشانی کے اوپر کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا

ماہ مسنون و پسندیدہ یہ ہے کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کیا جائے کہ یہ باعث برکت ہے۔

ولیمہ شب عروسی گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں دوستوں رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے ولیمہ کے لئے ضروری نہیں کہ بہت بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے کھلائے تھوڑا کھانا (حسب استطاعت) تیار کر کے دوستوں عزیزوں وغیرہ کو تھوڑا تھوڑا کھلانا بھی ادائیگی سنت کے لئے کافی ہے بہت ہی برا ولیمہ یہ ہے کہ مالدار اور دنیادار لوگوں کو بلایا جائے مگر غریب مسکین محتاج اور دیندار لوگوں کو دھتکار دیا جائے ایسے برُے ولیمہ سے بچا جائے ولیمہ میں ادائیگی سنت کی نیت رکھو، دیندار، غریب و محتاج لوگوں کو بلاؤ امیروں میں سے بھی جس کو دل چاہے بلاؤ مگر غریبوں کو دھکے مت دو۔ جو ولیمہ ناموری اور دکھاوے کے لئے یا لوگوں کی تعریف کے لئے کیا جائے اس کا کچھ ثواب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔

دعوت (اپنے مسلمان بھائی کی) دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ البتہ اگر رغالب آمدنی) سود، رشوت کی ہو وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیئے اگر ایک ساتھ دو آدمی دعوت کریں تو جس کا مکان کا دروازہ تم سے قریب تر ہو اس کو ترجیح دو غریب امیر کا فرق ہو اور غریب کی دل شکنی ہو تو غریب کی دعوت قبول کرو۔

سفر اور اسکے متعلقات کے بارے میں

ہمراہی بہتر اور مسنون یہ ہے کہ سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں تنہا سفر نہ کرے۔ البتہ ضرورت و مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔ محدثین و فقہاء رحمہم اللہ کا یہی ارشاد ہے۔

یوم جمعرات کے دن سفر میں جانا مسنون ہے شنبہ (ہفتہ) کے دن سفر کرنا بھی مستحب ہے۔

قیام مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو یہ سنت ہے کہ راستے سے ہٹ کر قیام کرے راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رکے اور ان کو تکلیف ہو۔

واپسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے باہر سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

مکان دور دراز کے سفر سے بہت دنوں کے بعد لوٹے تو سنت یہ ہے کہ اچانک گھر میں داخل نہ ہو بلکہ اپنے آنے کی خبر کرے اور کچھ دیر بعد گھر میں داخل ہو ایسے ہی رات گئے اگر دیر سے گھر میں آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے البتہ اگر خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

نماز سفر سے لوٹ آنے والے کیلئے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ سفر میں کتا اور گھونگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت بھی آئی ہے کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ لیتا ہے۔ اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

مسنون باتوں کے بیان میں

سلام سلام مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیئے اس کو پہچانتا ہو یا نہ ہو کیونکہ سلام اسلامی حق ہے کسی کے جاننے اور شناسائی پر موقوف نہیں۔

چھینک جس کو چھینک آئے اُسے الحمد للہ کہنا چاہیئے۔

چھینک کا جواب کسی کو چھینک پر الحمد للہ کہتے ہوئے سنو تو یَرْحَمُکَ اللّٰہ (عورت ہو تو یَرْحَمُکِ اللّٰہ) ضرور کہو کیونکہ یہ اسلامی حق ہے۔

قرآن کیا کہتا ہے؟

میر محمد اسلم تنویر

سب سے پہلے انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن انسانی ذہن میں خدا کا صحیح تصور بھی بہت اہم ہے۔ ہر قوم بلکہ ہر انسان میں خدا کا تصور ہی مختلف ہے۔ جس قوم کے ہر فرد کا تصور ہی مختلف ہو گا ظاہر ہے اس کے افراد کی سوچ اور نتائج بھی مختلف ہوں گے اور قوم اتحاد، تنظیم اور یقین محکم سے محروم ہو جائے گی۔ معاشرہ میں عدم اطمینان عدم اعتماد اور متضاد مفادات کا ٹکراؤ ہو گا جو شیطان کی اولین خواہش کے عین مطابق ہو گا۔ شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ انسان کے بنیادی نظریہ کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے انسانوں کو خدا سے اس لیے دور کر دے کہ کہیں صحیح نظریہ اپنا لینے سے انسانوں کے متفقہ اعمال کے بہترین نتائج ظہور پذیر نہ ہوں۔ اور منشاء ایزدی کے مطابق نہ ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ خدا اور اس کا صحیح تصور کیا ہے۔ دنیا کے مختلف معاشروں کے مطالعے سے تو ہمیں یہ معلوم ہو سکا ہے کہ ہر معاشرے کے افراد نے کہیں بتوں کو کہیں چاند کو کہیں سورج کو اور کہیں آگ کو خدا بنا رکھا اور انہی کے سامنے جھکتے اور حاجت روائی کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس مسلمانوں کا تصور مختلف ہے۔ جس کی وضاحت چند سطور میں درج کی جا رہی ہے۔

خدا تعالیٰ خود اپنی ذات کے متعلق فرماتے ہیں کہ دنیا کی کسی چیز کے مثل مجھے سمجھنا میری توہین ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ اس کی وجہ جواز یہ ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ تو اس کی تخلیق ہے۔ لہٰذا اس کی ایک تخلیق کو خالق مان لینا خدا کی ذات کی نفی کرنے کے مترادف ہے۔

مزید برآں اس کی تخلیق تو خود خدا کی محتاج ہے پھر وہ انسان کو کیا دے سکے گی۔ منشاء ایزدی بھی یہ ہے کہ انسان صحیح منزل کی طرف رواں دواں رہے اور اس ذات کو ہی رب تسلیم کرے جو اس کی اور دیگر کائنات کی تخلیق کا منبع اور پرورش کرنے والا ہے۔ اگر غور کریں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کو اپنی حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ اب ہمیں تعصب کو بالائے طاق رکھ کر سوچنا اور غور کرنا چاہیے کہ ہمارا خدا کے متعلق تصور غلط تو نہیں اور اس پر بھی غور کریں کہ صحیح اور غلط کو ناپنے کا ہمارے پاس کونسا مستند پیمانہ ہے۔ اس سلسلہ میں گوش گزار ہو کہ مسلمانوں کے پاس قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو خود خدا کی زبانی اپنی ذات کے متعلق صحیح نظریہ کی وضاحت کرتی ہے۔ اور انسان کو تاکید بھی کرتی ہے کہ جو تصور اور نظریہ حیات میں نے انسان کے لیے پیش کیا ہے اسی میں انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کی کامیابی کا انحصار ہے۔ اب اس کی موجودگی میں انسان یہ سوچتا ہے کہ اس کا ذہنی تخلیق کردہ نظام حیات ہی بہتر نتائج پیدا کر سکتا ہے تو یہ اس کی بھول ہے اور سراسر خدا کی ذات سے بغاوت کے مترادف ہے۔ چونکہ جب ہم اپنے ذہن کے تخلیق کردہ نظریہ حیات یا تصور کے صحیح ہونے کا اقرار کر لیتے ہیں تو اس وقت ہم خالق کے پیش کردہ صحیح تصور اور نظریہ حیات کا انکار خود بخود کر جاتے ہیں اور یہ بالکل نہیں سوچتے کہ جو ہمیں بنانے والا اور عقل و شعور عطا کرنے والا ہے وہ ہماری ذہنی سطح سے عقل و دانش میں بہت ہی بلند ہے نیز وہ ہمیں زیادہ بہتر سمجھتا ہے۔ انسان کی پیدائش کے متعلق ہی خود خدا کی زبانی بذریعہ قرآن شریف سنیے اور غور فرمائیں۔

ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد ط

ترجمہ:۔ ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا اور اس کے ذہن میں آنے والے خیالات کو بھی جانتے ہیں۔ اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔"

غور فرمایا آپ نے کہ رب العزت خود فرما رہے ہیں کہ اے انسان ہم ہی تجھے پیدا کرنے والے ہیں اور تمہارے جسم کی مشینری ہمارے ہی بتائے ہوئے قانون کے مطابق چل رہی ہے اور یہ ہی نہیں بلکہ تمہارے ذہن میں آنے والے ہر تصور سے بھی آگاہ ہیں۔ یہاں ہمیں صرف تخلیق اور اپنی قربت کے متعلق ہی نہیں آگاہ کیا گیا بلکہ اپنے وسیع تر علم کے متعلق بھی مطلع کیا گیا ہے۔ کیا ایک انسان دوسرے انسان کے ذہن میں آنے والے سب خیالات کو جان سکتا ہے۔ یا پھر کوئی اور ہستی اس بات کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ آپ کا جواب یقیناً نفی میں ہو گا۔ ہمیں ایسے خالق کو خدا تسلیم کرنا چاہیے۔ جو صرف ایک انسان ہی نہیں بلکہ اربوں انسانوں کے ذہن میں ہر آنے والے تصورات سے مطلع ہے۔

یہ تو تھی ایک بات جو انسان کے متعلق تھی اب اللہ تعالیٰ کی دوسری باتوں کو بھی سنیے اور اپنی ذات میں چھپے ہوئے خدا کا محاسبہ کریں۔ کیا وہ قرآن کے معیار پر پورا اترتا ہے کہ نہیں۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان اللہ لا یخفٰی علیہ شیئٌ فی الارض ولا فی السماء ترجمہ:۔ "بیشک اللہ تعالیٰ سے زمین

باقی صفحہ ۳۰ پر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمتِ عالم

تحریر: محمد اشرف بہاول پور

طلوعِ اسلام سے قبل اہل عالم کی حالت ناگفتہ بہ تھی، انسانیت منہ چھپا رہی تھی، رحم کا لفظ عربوں کے لیے اجنبی تھا، بھائی بھائی کے خلاف نبرد آزما تھا۔ انسانیت کی کشتی ظلم و استبداد کے بھنور میں ہچکولے کھا رہی تھی۔ زمین ششدر تھی اور آسمان اہل زمین کی چیرہ دستیاں دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

مگر یکایک وادی بطحا میں ایک آواز پیدا ہوئی۔ ایک بجلی چمکی، ایک بادل گرجا، زمین فخر سے جھوم اٹھی، آخر زمین فخر سے کیوں نہ جھومتی؛ رحمت دو عالمؐ، فخر موجودات سرور کونین، محبوب سبحانی، ظل یزدانی، راحت انس و جان، حضرت آمنہ کی گود میں اتر چکے تھے، فرشتے قطار اندر قطار دربار کبریا کے لیے مکہ میں اتر رہے تھے۔ جس طرح بہار کی آمد سے فضا میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ بارش سے پہلے فضا میں نمی بڑھ جاتی ہے اور حملہ سے پہلے بے قراری بڑھ جاتی ہے بس اس طرح کے ہی حالات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت تھی۔

جب آپ چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو منصب نبوت سے نوازا گیا۔ اس کے بعد آپؐ نے خدا کا پیغام سنانا شروع کر دیا۔ اور ادھر مصائب و آلام کے پہاڑ بھی ٹوٹنے لگے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف کچھ اس طرح دی گئیں کہ اگر کوئی اور ہوتا تو شاید تاب آلام نہ لاتا۔

ذرا تاریخ کی اوراق گردانی کیجئے کہ ایک بوڑھی عورت روزانہ کوڑا پھینکتی ہے اور سرکار مدینہ مسکرا کر خندہ پیشانی لئے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ مگر ایک دن اس کو غیر حاضر پاتے ہیں تو تشویش ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ تو بیمار ہے تو عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ اور بیمار پرسی کرتے ہیں۔

عقبہ نماز کی حالت میں آپ کے اوپر اونٹ کی اوجھڑی ڈال جاتا ہے مگر معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ مشق آلام و مصائب اس سے بھی زیادہ تجاوز کر گئی اور آپ کو ہجرت کرنا پڑی۔ مگر آٹھ سال بعد جب ایک فاتح کی حیثیت سے لوٹتے ہیں تو آپ کے سامنے بڑے بڑے ظالم گردنیں خمیدہ کیے ہوتے تھے۔ اور اس وقت یہ آپ کے ہاتھ اور اختیار میں تھا۔ کہ ان کے پرخچے اڑا دیتے۔ مگر زبان نبوتؐ سے ارشاد ہوتا ہے۔

"لا تثریب علیکم الیوم" "جاؤ آج تم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں"۔ وہ عورت ہندہ بھی نظر رسالت میں تھی جس نے آپ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کا کچا کلیجہ اپنے دانتوں سے چبایا تھا۔ آگے بڑھتی ہے۔ اور سوال کرتی ہے کہ حکم معافی میرے لیے بھی؟ ارشاد ہوا

"جاؤ تمہیں معاف کیا"۔

ذرا ادھر ان اصحاب کی سیرت و کردار پر نگاہ ڈالیں جو آج کی مہذب دنیا میں فاتح کہلاتے ہیں۔ حکمران کہلاتے ہیں۔ انہیں میں ہلاکو و چنگیز خان تھے جنہوں نے اپنے دشمنوں سے اس طرح بدلہ لیا کہ بیان سے باہر ہے یعنی ان کی کھوپڑیوں سے مینار اور شاہراہیں تعمیر کیں۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک فاتح نہیں تھے؟ بلکہ وہ تو فاتح اعظم تھے۔ مگر اس دنیا کے لیے آپؐ نے اسی طرح کی مثالیں قائم کرنا تھیں کہ جن کی مثال تا ابد رہے۔

ذرا دیکھئے وہی ابوسفیان جو آپ کے قتل کے منصوبے بناتا ہے۔ رنت نئی سازشیں کرتا ہے۔ مگر جب گرفتار ہو کر دربار رسالت میں لایا جاتا ہے تو اس کے لیے بھی وہی اعلان ہے کہ جاؤ تم کو بھی معاف کر دیا۔ صرف معافی نہیں بلکہ اس کے گھر کو "دارالامان" قرار دے دیا۔ اور وہی اسلام کا سب سے پہلا دارالامان ہے۔

آپ طائف کی وادی میں تشریف لے جاتے ہیں تو روساء تاجدار حرم کے اردگرد آوارہ، اور بازاری غنڈے لگا دیتے ہیں جو آپؐ پر پتھر برساتے ہیں حتیٰ کہ جسم اطہر سے خون بہہ نکلتا ہے۔ اور جوتوں تک ساتھ چمٹ جاتے ہیں اسی اثنا میں جبرائیل امین حاضر خدمت اقدس ہوتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں کہ "اگر اجازت دیں دونوں پہاڑیوں کو ساتھ ملا دیا جائے" مگر جواب میں قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" اور دعا فرمائی کہ "یا اللہ یہ مجھ کو نہیں پہچانتے تو ان کو ہدایت کر"۔

المختصر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی کیا کیا مثالیں دوں۔ ایک طرف تو ظلم و استبداد کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے اور دوسری طرف رحمتوں اور سخاوتوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔

آپ کی رحمت نہ صرف مسلمانوں کے لئے تھی بلکہ اس سمندرِ رحمت سے مشرک و کافر تک سیراب ہوتے تھے یہاں تک کہ کائنات کی ہر چیز آپ کی رحمت سے سیراب ہوئی۔

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مشرکین پر بد دعا کریں۔

آپؐ نے فرمایا: "میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

حضرت طفیل بن عمروؓ دوسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لیے بھیجا تھا۔ انہوں نے خدمت اطہر میں حاضر ہو کر عرض کیا "قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا، کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا۔ آپؐ ان کے لیے بد دعا کریں"۔ لوگوں کو شک ہوا کہ آپؐ

بددعا فرمانے لگے ہیں، مگر آپؐ نے یوں دعا فرمائی :۔

"خدایا! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو مسلمان کر کے لا۔"

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں میری ماں میرے پاس آئی وہ مشرکہ تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کچھ مانگتی ہے کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا :۔

"ہاں تو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک منافقین کے ساتھ قابل دید ہے یہ لوگ سامنے تو چاپلوسی کیا کرتے مگر پیٹھ پیچھے آپؐ کو اذیت دیا کرتے تھے باوجود علم کے آپؐ ان کے ساتھ خلق سے پیش آتے، ان کے لیے استغفار فرماتے اور ان کے جنازے کی نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ خداوند نے منع فرما دیا۔

اس طرح جانوروں پر رحمت بھی قابل دید ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم اپنے چوپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ کیونکہ اللہ نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تاکہ تم کو اپنے شہروں میں پہنچا دیں جہاں تم بغیر مشقت جان نہ پہنچتے اور تمہارے واسطے زمین بنائی پس اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو۔"

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آداب سفر میں فرمایا ہے کہ "جب فراخ سالی ہو اور گھاس بکثرت ہو تو تم سفر میں دن میں کسی وقت اونٹوں کو چھوڑ دیا کرو تاکہ وہ چرلیں اور جب قحط سالی ہو تو ان کو تیز چلاؤ تاکہ وہ اچھی حالت میں منزل مقصود پر پہنچ جائیں ایسا نہ ہو کہ بصورت تاخیر وہ بھوک کے مارے کمزور ہو کر راستے ہی میں رہ جائیں۔"

باقی صـ۳۰ پر

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اما بعد ایہا الناس! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ساری دنیا کا خالق و مالک ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے۔ اور قائم ہے۔ نہ اسے نیند آتی ہے۔ نہ غفلت، جو کچھ زمین و آسمان میں ہے۔ سب اسی کا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ غنی ہے۔ اور بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام مخلوق کو پالتا ہے۔ اور ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے۔ ہر چیز اس نے پیدا کی ہے۔ اور وہی تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ خشکی کا ہر ذرہ اور دریا کا ہر قطرہ اسی نے بنایا ہے۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ اور دنیا کی ہر شے کی خلق و تربیت میں اسی کا تصرف ہے۔

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق اور ہر بات پر قادر ہے۔ اے لوگو! حق تعالیٰ نے تمہیں عقل کی نعمت عطا کی ہے تاکہ تم اس کی وحدانیت، ربوبیت، رزاقیت اور خالقیت کے دلائل پر غور کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس نے اپنے کلام میں اپنی صفات بیان کی ہیں۔ وہ فرماتا ہے تمہارا معبود تو وہی خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عدل وانصاف کے ساتھ کارخانۂ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اور تمام جہان میں صرف اسی کی حکومت ہے۔ اور جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے۔ اس سے کہہ دو، کہ صرف دنیا کے لئے کیوں ہلاک ہوتا ہے، حالانکہ خدا تو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری دے سکتا ہے۔ وہ خدا کے پاس آئے۔ اور آخرت کے ساتھ دنیا کو بھی لے۔ وہ رب قدیر تمہارا معبود ہے۔ اور کارساز ہے۔ اور تم پر مہربان ہے اس کے بندوں نے خواہ کتنی ہی اس کی نافرمانیاں کی ہوں۔ اور کتنی ہی بغاوت کی ہو لیکن جب وہ اس کے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں۔ اور ہر طرف سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں، تو وہ ان کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور ان کی خطاؤں سے درگزر کر دیتا ہے۔ اور ان کو محبوبیت کا درجہ دے کر ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے۔ اور اپنے فضل بندہ نواز سے ان کو ان کے حق سے بڑھ کر نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے۔ کہ اسی کی عبادت کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرو اور اس کے حکموں کے آگے جھک جاؤ، تو پھر تمہیں کسی چیز کے لئے بھی کسی دوسری تدبیر کے کرنے کی احتیاج باقی نہیں رہے گی۔ اور وہ دنیا میں تمہارے لئے عزت واطمینان کا شرف پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری تمام گمراہیوں کو معاف کر دے گا۔ اور سب سے زیادہ بخشش دینے والا ہے۔ اور صاحب رحم واحسان ہے۔ اور اے لوگو! یہ کیا مصیبت ہے۔ کہ تم نے اپنے

خالق و مالک کو چھوڑ کر پتھر کے ٹکڑوں کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور تم یہ سمجھتے ہو، کہ ان بتوں کے اندر غیر معمولی طاقتیں ہیں، اور جزاء و سزا میں ان کو دخل ہے اور قسمتوں کے فیصلے ان کی مرضی سے بدلتے ہیں، اور نفع و ضرر پر ان کا اقتدار ہے۔ اور خیر و شر کے مالک ہیں۔ اور کائنات کی تمام قوتیں ان کے تابع ہیں حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی صحیح نہیں۔ اور یہ محض تمہارے عقائد فاسدہ ہیں۔ دیکھو تمہارا رب کس قدر صاف لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کے سوا جن بتوں کی پرستش کرتے ہیں، وہ نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اور دوسروں کو ضرر سے بچانا تو درکنار وہ خود اپنے آپ سے ضرر کو دفع کرنے کی قدرت بھی نہیں رکھتے۔ اور خدائی طاقتوں اور خدائی کاموں میں ذرہ برابر ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اور خدائے قدوس شرک سے بے نیاز ہے۔ اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں۔ اور نہ وہ کمزور ہے، کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔ اور یہ بت پرست خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کھجور کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر وہ ان کو پکاریں، تو وہ ان کی پکار نہیں سن سکتے۔ اور اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے، کہ تم خدائے قدوس کو چھوڑ کر اس کی مخلوق کی پرستش کرتے ہو، تم نے اس کے احسانات کو فراموش کر دیا۔

آہ! اس سے پہلے کہ خدا کی بادشاہی کا دن نزدیک آئے کیا یہ بہتر نہیں ہے، کہ ہم ہر طرف سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جائیں۔ اور اسی کی عبادت کریں، تاکہ جب وہ دن آئے، تو ہم یہ کہہ کر نکال نہ دیئے جائیں، کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو جھٹلا دیا تھا، جاؤ آج تمہارے لئے کوئی راحت نہیں، تمہارا ٹھکانہ آگ کے شعلے ہیں، اور کوئی نہیں جو تمہارا مددگار ہو۔ اور یہ سزا تمہارے اس جرم کی ہے، کہ تم نے آیات الٰہی کو مذاق سمجھا۔ اور دنیاوی زندگی اور اس کے کاموں نے تمہیں دھوکہ میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤ گے۔ اور نہ ہی تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ استغفار کر کے خدا کو منا لو۔ کیونکہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔ اے خدا کے بندو میں تمہیں اس نازک وقت کے آنے سے پہلے ہدایت کرتا ہوں، کہ اپنی روح اور اپنے دل اور اپنی تمام قوتوں اور اپنی تمام خواہشوں کے ساتھ اس خدائے قدوس کے آگے جھک جاؤ، اور اسی کی عبادت کرو۔

والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

مولانا محمد اسعد فاروقی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے کوئی بھی آپؐ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے ایک دفعہ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کی حالت میں آپؐ نے زیب تن فرمائی۔ اسوقت ایک شخص نے مانگ لی آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرما دی۔ آپؐ قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا فرماتے تھے اور قرض خواہوں کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے اگر کچھ آگیا اور ادائے قرض کے بعد بچ گیا تو جب تک وہ خرچ نہ ہو جاتے گھر میں تشریف نہ لیجاتے تھے۔ بالخصوص رمضان المبارک کے مہینہ میں اخیر تک بہت ہی فیاضی فرماتے تھے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ماہ کی فیاضی اس مہینہ کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی (خصائل نبویؐ)

ترمذی کی حدیث سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوے ہزار درہم جس سے تقریباً بیس ہزار روپے سے زیادہ بنتے ہیں کہیں سے آئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بورے پر ڈلوا دیئے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرا دیئے۔ ختم ہو جانے کے بعد ایک سائل آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں رہا تو کسی سے میرے نام پر قرض لے لے جب میرے پاس ہوگا ادا کر دوں گا۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے خاص کر ماہ رمضان میں تو بہت ہی سخی ہو جاتے (صحیح بخاری باب بدا لوحی)

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا کہ اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچی رہے سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لیے ہو۔ اے ابوذر! میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے خدا کی مخلوق میں تقسیم کر کے اٹھوں گا

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھ

باقی ص ۳۱ پر

قناعت

ملک محمد انس عباسی
پنڈی دولہ

قناعت کے معنی ہیں کہ تھوڑی چیز پر راضی ہو جانا۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو اللہ کی طرف سے تھوڑی سی چیز بھی ملے تو اس پر اللہ کا شکر کرے، اور مزید چاہنے کی خواہش نہ کرے۔ اپنی تمام تر نفسیاتی خواہشات کو اللہ کی رضا کے سامنے مطیع کر دے یہ اولیاء اللہ کا خاصہ ہے۔ کہ اپنی مرضی کے لئے کچھ بھی نہیں مانگتے، صرف خدا کی مرضی پر گزر بسر کرتا ہے۔ قناعت کی فضیلت اور قناعت پر مصائب جھیلنے والے ترغیب کے بارے میں قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے مختلف عنوانات اور احکام سے ذکر کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ”تم دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو۔ اور اللہ آخرت کو چاہتے ہیں“ (سورۃ انفال رکوع نمبر ۹) یعنی انسان کو دنیا ہی میں کھو کر نہ رہ جانا چاہئے، بلکہ آخرت کی فکر اور تیاری بھی کرنی چاہئے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ:

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں:

اصل چیز آخرت ہے۔ دنیا فریب ہے، سراسر دھوکہ ہے۔ اس وقتی نامدے اور عارضی سی زندگی کی خاطر ہمیشہ کی خوشی اور راحت قربان کر دینا بہت بڑی حماقت ہے۔ نبیؐ کا ارشاد ہے، ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے، اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ اس لئے اس فتنہ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تقوی اور قناعت ایک دوسرے کے قریب ہے۔

قناعت کرنے والا دنیا کو حقیر اور اللہ کی رضا کو عظیم سمجھتا ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم میری دنیا میں مان کر آؤ میں آخرت میں تمہاری مانوں گا۔ مطلب یہ کہ آخرت بدلہ اور انعام کی جگہ ہے۔ اس کے برعکس عیاشی اور راحت و آرام ہے، تن آسانی ہے، وقتی عیاشی کی خاطر لمبے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ حلال حرام کی تمیز نہیں ہوتی۔ رشوت لینی پڑتی ہے فرض میں کوتاہی ہوتی ہے۔ نفس کی خاطر ایک رشوت لینے سے کئی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حرام کا ایک لقمہ کھانے سے سارا جسم حرام بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اولاد حرام ہو جاتی ہے۔ حرام جسم سے نماز، دعا، حج، صدقہ، زکوٰۃ غرض یہ کہ کوئی عمل صالح خدا کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ دنیا کو حقیقت سمجھنے والے اس کے دھوکے میں آ گئے لیکن اس کا اصل انجام جلد ہی جان لیں گے۔ آخرت کی فکر کرنے والے کو دنیا کی جاہ و جلال، عزت و ناموس سے کیا واسطہ، آج ہم اپنا محاسبہ کریں گے کہ ہمارا سارا وقت کس خاطر گزرتا ہے۔ خدا کی رضا کے لئے یا اپنی مرضی کے لئے۔ وقتی تن آسانیوں کے لئے ہم کیا کچھ نہیں کر پاتے۔ خود نبیؐ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو کھانا تناول فرماتے ہیں، تو رات کو تناول نہیں فرماتے، رات کو تناول فرما کر صبح کو تناول نہیں فرماتے۔ ایک دفعہ امہات المومنینؓ نے کچھ مطالبہ کیا، وحی آ گئی کہ اے نبی ان سے کہہ اگر اللہ اور نبی کو پسند کرتی ہو، آخرت میں تمہارے لئے بہتر بدلہ ہے۔ اگر دنیا کو پسند کرتی ہو، تو نبیؐ اور اللہ کو چھوڑ کر چلی جاؤ جو شخص اللہ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اس کی ہر حاجت کو پورا فرماتے ہیں۔ ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو شخص تھوڑے پر راضی ہو جائے، اور قناعت کرے اللہ پر توکل کرے۔ وہ کمانے کی محنت سے بے فکر ہو جاتا ہے۔ اے انسان اگر تو قناعت سیکھنا چاہتا ہے تو کتے سے سیکھ کہ تھوڑی سی روٹی پر قناعت کر لیتا ہے لیکن کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

غزوۂ بدر کا سپاہی

غلام فرید شاکر ۔۔۔۔۔ سیالکوٹ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حاطبؓ ابن ابی بلتعہ اہل یمن میں سے ہیں کنیت ابو عبداللہ ہے اور بدری صحابہ کرام میں سے ہے جن تین سو تیرہ مجاہدوں نے حجاز مقدس کی سرزمین میں بدر کے مقام پر تپتے ہوئے صحرا میں ہزاروں کافروں کو شکست فاش دی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے صحابہؓ کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔ اسی حاطبؓ ابن بلتعہ کے ایمان داری کی گواہی اللہ کریم نے قرآن مجید میں بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ: اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں (یعنی کافروں) کو ہرگز دوست نہ بناؤ قصہ ان کا یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کا ارادہ فرمایا تو خبروں کا جانا بند کر دیا کہ قریش مکہ کو آپ کے ارادہ کا پتہ نہ چل سکے اور اچانک اُن کے سر پر جا پہنچیں۔ اسی دوران حاطبؓ ابن ابی بلتعہ نے قریش مکہ کی طرف خط روانہ کر دیا جس میں حضور پاکؐ کی تدبیر اور سوچ کا سارا حال تحریر فرمایا۔ وہ رقعہ ایک عورت کو دے دیا کہ چپکے سے لے کر قریش مکہ کو دے دینا۔ رب قدیر علیم خبیر نے اس حال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا۔ تو آپؐ نے حضرت علیؓ، زبیرؓ و مقدادؓ کو بلا کر فرمایا کہ جلد از جلد مکہ کی طرف جاؤ راستہ میں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہو گا۔ فوراً وصول کر کے لے آؤ۔ تینوں صاحب گھوڑا دوڑاتے ہوئے اس عورت کو جا ملے، پوچھ گچھ کرنے کے بعد تلاشی لی گئی تو کوئی خط وغیرہ نہ نکلا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار نکال کر اُس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ ہم کو رسول اللہؐ نے خبر دی ہے جو

بالکل سچ ہے۔ خط تیرے پاس موجود ہے اگر ہم کو خط نہ دو گی تو قتل کر دیں گے۔ تب اُس نے سر کے بالوں میں سے خط نکال کر دے دیا۔ یہ تینوں صاحب خط لے کر حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جب آپ کے سامنے خط پڑھا گیا تو اس میں لکھا تھا، بنام سرداران قریش! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمع لشکر جرار تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ تم پر حملہ کا ارادہ فرمائیں تو تم پر غالب آجائیں گے۔ تم اپنی فکر کرو۔ رحمت دو عالمؐ نے حضرت حاطبؓ کو بلا کر حال پوچھا تو انہوں نے اقرار کر لیا۔

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوں کافر اور منافق نہیں ہوں۔ میں نے یہ کام براہ ارتداد کے نہیں کیا بلکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ سب مہاجرین کی قریش میں ایسی قرابت اور رشتہ داری ہے، جس کی وجہ سے اُن کے عیال و اموال کی محافظت کریں گے اور میں قریش خاندان سے نہیں ہوں۔ حالانکہ میرے بال بچے بھی وہیں پر ہیں شاید ان کی محافظت نہ کریں بلکہ تکلیف و ایذا پہنچاویں۔ میں خط لکھ کر احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہوں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو فتح عطا فرمائیگا میرے اس لکھنے سے آپکو کوئی نقصان نہیں ہوگا حضور پاکؐ نے فرمایا کہ حاطبؓ سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ ابن خطاب جو کہ اس مجلس میں موجود تھے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ رحمت کائناتؐ نے فرمایا۔ اے عمرؓ تم نہیں جانتے کہ یہ اہل بدر میں سے ہے اور اہل بدر پر اللہ تعالیٰ نے خاص توجہ کی ہوتی ہے۔ اور فرمایا ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ: کہ تمہارے جی میں آئے کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضور پاکؐ کی زبان مبارک سے جب یہ الفاظ سنے تو رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں پھر آپؐ نے حضرت حاطبؓ ابن ابی بلتعہ کو کچھ سزا نہ دی اور رخصت فرما دیا۔

چودہ سو سال گذر جانے کے بعد قیامت تک قرآن مقدس کی یہی آیت ایمان دار مسلمان کو بار بار توجہ دلا رہی ہے

باقی صـ۳ پر

ماں باپ کے حقوق

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ماں باپ کے حقوق کے بارے میں بہت سی آیات قرآن پاک میں موجود ہیں میں صرف چند آیات کو بطور نمونہ و مثال کے نقل کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ماں باپ کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

و وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل) اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

و وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل) اور (اُن ماں باپ) سے ادب و احترام کی بات کہو۔

و وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ۔ (بنی اسرائیل) اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ ان کے ساتھ جھکے رہو۔

و وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔ (بنی اسرائیل) اور دعا کر کہ پروردگار! ان دونوں کے حال پر رحم فرما: جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش فرمائی تھی۔

و أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ۔ (سورۃ لقمان) میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کے ساتھ شکر گذار رہو۔

و يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ (سورۃ البقرۃ) لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ اُن سے کہہ دیجئے تم جو مال بھی خرچ کرو بس اُس کے پہلے مستحق والدین ہیں۔

ان آیات کے صرف معنی پر اکتفا کیا ہے حضرات مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اب میں چند احادیث بھی نقل کرتا ہوں آپ یہ سمجھ کر کہ یہ احادیث ان آیات کی تفسیر ہیں خوب غور سے پڑھیے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بہترین عمل کونسا ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

سرکار دو عالم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، اس کے بعد دوبارہ صحابہؓ نے عرض کیا اس کے بعد؟ نبی آخر الزمان، امام الاخیار و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماں باپ سے نیک سلوک کرنا پھر عرض کیا اس کے بعد؟ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری مسلم)

و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ نیک سلوک اور اچھے سلوک میں کس کو مقدم کرنا چاہیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں کو، سائل نے کہا پھر کس کو؟ فرمایا، ماں کو، تین مرتبہ ماں کا ذکر کرنے کے بعد سرکار دو عالمؐ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ فرمایا: باپ کو (بخاری و مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ماں کے تین حق ہیں چونکہ ماں بہت زیادہ محنت کرتی ہے، راتوں کو جاگتی ہے۔ ہر وقت بچے کا خیال ہوتا ہے۔

و ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت ماں باپ کے پاؤں کے نیچے ہے (طبرانی) ایک حدیث میں صرف ماں کا ذکر ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

و حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت طلب کی آپؐ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں

باپ زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان ہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب موجود ہے۔

(بخاری و مسلم)

• ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے؟ ارشاد فرمایا، دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا ایسا ہی ہے جیسے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ کیونکہ جب تم دوسروں کے والدین کو برا کہو گے تو یقیناً وہ اس کے انتقام میں تمہارے ماں باپ کو برا کہے گا۔ (مسلم بخاری ابوداؤد)

یہ تو صحابہ کرامؓ کا پاک دور تھا آج کل اس فتنہ کے دور میں لوگ اپنے ماں باپ کو برا بھلا کہنا کوئی عیب نہیں سمجھتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کے دور میں والدین خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

• ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی کوئی خدمت اولاد کے ذمہ ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں، نماز پڑھنا ماں باپ کے لیے استغفار کرنا۔ اگر والدین نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرنا۔ ماں باپ کے واسطے سے جن لوگوں کی رشتہ داری ہوتی ہے ان سے اچھا سلوک کرنا۔ ماں باپ کے دوستوں کی عزت و اکرام کرنا یہ سب باتیں ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی خدمت میں شامل ہیں۔ (ابوداؤد)

• جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہشمند ہو اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (احمد)

• کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے نزدیک شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے (بخاری و مسلم)

باقی صفحہ ۳۰ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

سائل:۔ ایک صاحب از سرگودھا

س:۔ عورت نیل پالش لگا کر وضو اور غسل کر سکتی ہے اس کا وضو اور غسل ہو جاتا ہے۔

ج:۔ نیل پالش کی تہہ جم جاتی ہے جو پانی کو ناخن تک نہیں پہنچنے دیتی۔ اس لیے وضو اور غسل نہیں ہوتا۔

س:۔ چنے، چینی، چائے، سگریٹ یا اس قسم کی اور اشیاء جن کے بارے میں پتہ ہو کہ ان کے دام بڑھ جائیں گے۔ ان کا اسٹاک کرنا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کیا یہ اسٹاک کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ اگر یہ عارضی سٹاک کرنا جائز ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کئی دن پر حدیثیں سنائی جاتی ہیں جن کا یہ مفہوم ہے "اشیاء صرف کا ذخیرہ کرنے والا جہنمی ہے اور اس کا صدقہ بھی قبول نہیں اور بازار میں چیز لانے والے کو روزی ملتی ہے اور ذخیرہ کرنے والے کو لعنت"۔ ایسی صورت میں جو لوگ اسٹاک کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کاروبار کرتے ہیں یہ چیزیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اگر مارکیٹ میں نہ ہوں تب ناجائز ہے۔ براہ کرم مکمل رہنمائی فرمائیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ سگریٹ چائے کا اسٹاک کرنا کہ اس کی قیمتیں بڑھ جائیں تو بیچوں گا۔ کیسا ہے؟ آیا اس کا حکم کھانے پینے کی دوسری اشیاء سے مختلف ہے!

ج:۔ اگر غلہ اور دیگر اشیاء ضرورت عام ملتی ہوں۔ ان کی قلت نہ ہو، نہ صارفین کو عدم دستیابی کی شکایت ہو تو اسٹاک کرنا حرام نہیں۔ لیکن گرانی کی نیت سے رکھنا کراہت سے خالی نہیں۔

نشہ کی حالت میں طلاق

سائل:۔ مطیع اللہ خان۔

س:۔ میرا ایک لڑکا مبشر اللہ خان جو کہ نہایت خود سر اور بد تمیز ہے اسکی عمر ۲۲ سال ہے۔ اس نے اپنی مرضی سے شادی کر لی۔ ہماری طرف سے کوئی شریک نہیں ہوا۔ حتی کہ ہم نے لڑکی والوں کو اس کے جملہ حالات و عادات سے مطلع کر دیا تھا اس کے باوجود لڑکی والوں نے شادی کر دی۔ نکاح نامہ میں لڑکی کو کنواری بتایا گیا ہے جبکہ وہ طلاق یافتہ ہے۔ بہر حال وہ لڑکا ان کا گھر داماد بن کر رہنے لگا۔ کچھ دنوں بعد جھگڑا کر کے علیحدہ مکان میں چلا گیا۔ کیونکہ لڑکا مذکور نشہ کا عادی ہے اپنے ایک دوست کے ساتھ اکٹھے رہنے لگے۔ ایک دن کسی بات پر بیوی سے جھگڑا کر کے اس نے اس کو طلاق دے دی۔ وہ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔ لڑکا اس وقت بھی نشے میں تھا اور ہم کو آ کر یہ سب باتیں اس نے اور اس کے دوست نے خود بتائی تھیں۔ اس کے بعد وہ معافی مانگ کر لڑکی کو گھر لے آئے۔ یہ سب باتیں ان لوگوں کی زبانی سنی ہوئی ہیں۔ اسوقت وہ لڑکی حمل سے تھی اور یکم مارچ ۱۹۸۶ء کو وضع حمل ہوا۔ اس لڑکی کا باپ کہتا ہے کہ وہ

نشہ میں تھا اور لڑکی حاملہ تھی اس وجہ سے طلاق نہیں ہوئی میری معلومات کے مطابق وہ لڑکی وضع حمل کے بعد حرام ہوگئی اور چونکہ حمل تھا اس لیے عدت واجب نہیں ہوئی۔ اب وہ میرے گھر میں آگئے ہیں اور مجھ کو ان کے ساتھ رہنے سے بے انتہا تکلیف ہے کیونکہ وہ شریعت کی رو سے زنا کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

ج:۔ نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور وضع حمل سے عدت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ایک طلاق دی تھی تو وضع حمل سے پہلے رجوع ہو سکتا تھا اور وضع حمل کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ اور اگر تین طلاقیں دی تھیں تو دونوں ایک دوسرے پر قطعی حرام ہو گئے بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ بہرحال موجودہ حالت میں ان کا میاں بیوی کی حیثیت سے رہنا جائز نہیں۔

متعدد سوالات اور ان کے جوابات

س: مسئلہ یوں ہے کہ ہم سب بہن بھائیوں کے نام اور پیدائش کی تاریخ ایک ڈائری میں لکھی ہیں میرے بھائی جس کا نام فصاحت علی لکھا ہے لیکن آصف علی علوی کے نام سے پکارے جاتے ہیں اماں جب حیات تھیں وہ بھی یہی نام لیتی تھیں۔ والد صاحب کا عرصہ ہوا انتقال ہو گیا ماں کے مرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کا نام فصاحت علی لکھا ہے اب یہ نام کیسے پڑا کس نے رکھا کچھ نہیں معلوم۔ آصف میاں کے نام سے اسکول سے لیکر کالج نوکری مکان وغیرہ سب اسی ہی نام سے ہے اور قربانی بھی اسی ہی نام سے کرتے چلے آرہے ہیں اب آپ یہ بتائیں کہ قربانی انکی قبول ہو رہی ہے یا پھر سے عقیقہ کریں۔ یا آصف میاں کے نام سے قربانی کرتے رہیں۔

ج:۔ جو نام مشہور ہو گیا ہے اسی نام سے تمام چیزیں جائز ہیں۔

س: میری شادی نہیں ہوئی ہے لیکن زیور میرے پاس ہے۔ میرے اوپر قربانی جائز ہے۔

ج:۔ اگر ساڑھے سات تولے سونا ہے۔ یا کچھ نقد روپے بھی اس کے ساتھ ہیں تو آپ پر قربانی واجب ہے

س: ساڑھی کیا پہناوا ہے ساڑھی سے نماز ہو جاتی ہے

ج:۔ اگر ستر نہ کھلے تو نماز ہو جاتی ہے

س: عورت کو حیض کے زمانے میں مہندی لگانا چاہیے ناخن کاٹنا چاہیے یا نہیں اگر اس زمانے میں مہندی لگائی ہے۔ تو نماز ہو رہی ہے کہ نہیں وضاحت سے لکھیں مشکور ہونگی۔ یا جب تک رنگ نہ اتر جائے۔

ج:۔ اس زمانے میں مہندی لگانے اور ناخن کاٹنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

س: لڑکی۔ عورت فون پر بات کر سکتی ہے۔

ج:۔ محرم سے کر سکتی ہے۔ نامحرم سے بات کرے تو آواز بدل کر کرخت لہجے میں کرے۔

س: وضو میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے وضو کے بعد صرف پیروں پر چار ڈونگے پانی بہانا کیسا ہے۔ وضو میں زیادہ پانی بہانا کیسا ہے؟

ج:۔ وضو تقریباً ایک سیر پانی سے کرنا چاہیے زیادہ پانی بہانا بُرا ہے۔

س: کیا مسجد میں ہر جمعرات کو جانا ضروری ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہے۔ جبکہ ۴ ماہ اور ۴۰ دن لگا چکے ہیں اور تین روز کے لئے بھی جاتے رہتے ہیں۔ جمعہ کے دن اکثر زیادہ وقت سو کر گزرتا ہے۔ پوچھا تو کہتے ہیں دین کی باتیں ہوتی ہیں۔ دین کی باتیں تو تعلیم اور گشت پر بھی ہوتی ہیں وضاحت کریں۔

ج:۔ مسجد میں ضرور جانا چاہیے۔ دین کی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ اور دین کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

دودھ شریک بھائی کی بہن سے نکاح کا مسئلہ

انجم

س: میری شادی میرے خالہ کی لڑکی سے طے کی ہوئی ہے اور خالہ کے بڑے لڑکے نے میری امی کا دودھ پیا ہے تو میری شادی خالہ کی لڑکی سے ہو سکتی ہے کہ نہیں جبکہ میری خالہ کی لڑکی اپنے بھائیوں سے ترتیب کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر آتی ہے۔

ج:۔ جس لڑکی سے آپ کی شادی طے ہوئی ہے اس نے تو آپ کی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ اس لئے اس سے آپ کا عقد صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

س: جو امام نماز پڑھاتے وقت پیر چٹخائے اور پیروں کو حرکت دے۔ جب سجدہ کرے تو کہنیوں کو اور بغلوں سے اتنی دور رکھے کہ جہاز کے پر معلوم ہوں اور جب دو یا چار رکعت والی سنت پڑھے تو سجدہ میں ہاتھ اور کہنیاں زمین پر بچھا دے اسی رکعت میں اس طرح کھوے کہ جہاز کے پر معلوم ہوں۔ ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟

ج:۔ جائز ہے۔

س: کیا مسجد میں پیتل کے ایسے تغرے لگانا درست ہے جس پر اللہ اور محمد لکھا ہوا ہو۔

ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابہ کو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا آپؐ نے پوچھا یہ کس چیز کی ہے صحابہ نے جواب دیا کہ یہ پیتل کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ بتوں کا زیور پہنتے ہو۔ دوسرے روز پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ انگوٹھی کس چیز کی ہے صحابہ نے جواب دیا یہ انگوٹھی لوہے کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ دوزخیوں کا زیور پہنتے ہو۔

کیا مسجد میں پیتل کے تغرے لگانا جائز ہے؟

ج:۔ جائز ہے۔

افکار قارئین ختم نبوۃ

مغربی ممالک میں قادیانیوں کا نیا فراڈ

محمد عثمان اوری

عالم اسلام میں قادیانیت اب بے نقاب ہونے کے بعد اسلامی ممالک کی بجائے مغربی ممالک میں اپنی مظلومیت کے جھوٹے افسانے سنا کر وہاں کے غیر مسلم عوام کو دھوکہ دے کر انسانی ہمدردی کے نام پر ان کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے چنانچہ گزشتہ دنوں امریکہ، برطانیہ میں وہاں کے سینٹ کے بعض ارکان نے پاکستان کے مسلمانوں کو اور حکومت کو یہ باور کرایا ہے کہ قادیانی اقلیت وہاں بڑی پریشان ہے اور انہیں پاکستان میں حقوق انسانی بھی حاصل نہیں حالانکہ پاکستان میں قادیانی اپنی تعداد اور حیثیت سے زیادہ آسامیوں اور خاص طور پر بعض جگہ کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں۔ اور ملک میں مسلم عوام میں فساد اور انتشار پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور کھلم کھلا آئین پاکستان اور قرآن وحدیث کا مذاق اڑاتے ہیں۔ سندھ اور پنجاب کے بعض شہروں میں انہوں نے مسلمانوں کو شہید اور زخمی بھی کیا ہے۔ اور جمہور مسلمانوں کے تمام شعائر کو غیر اخلاقی اور غیر آئینی طور پر استعمال بھی کرتے ہیں۔ ساتھ ہی مسلمانوں کے اساسی عقائد سے انکار اور بغاوت کرتے رہتے ہیں۔ مغربی ممالک اور جدید تعلیم یافتہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا دین کے اصول کے مطابق مقامی ملک اور عوام کے نظریات کے خلاف کوئی آدمی کسی دوسرے نظریات کے حامل فرد کے لئے کوئی کلیدی عہدے یا اس کی اجازت نہیں ہوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کیوں قادیانیوں کو غیر مسلم اور مرتد قرار دیتے ہوئے انہیں کفر اور ارتداد کی سزا نہیں دی جاتی ہے اگر اسلامی شرعی عدالت اس سلسلہ میں کوئی اقدام کرے تو یہ ایک عظیم اور اسلامی کارنامہ تاریخ اسلام میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس قسم کے فتنوں کا سد باب بھی ہو جائے گا۔ اور ان کی حیثیت بھی معلوم ہو جائے گی۔

مردان میں مرزا اڈے کے انہدام کی سالگرہ!

جاوید اختر، محمد لطیف مردان

آپ کا تازہ شمارہ ملا خوشی ہوئی کہ ٹنڈو آدم کے علماء کرام اور تاجروں نے خباثت سے دور رہنے کا اعلان کر دیا۔ اور میں مبارکباد دیتا ہوں۔ ٹنڈو آدم کے علماء کرام تاجروں اور تمام شہریوں کو۔ یقیناً ایسے غیرت مند افراد قیامت کے روز شفاعت سے محروم نہیں ہوں گے۔ آپ کا رسالہ باقاعدگی سے ملتا ہے۔ اور بہت سی ایسی باتوں کا علم ہوتا ہے جن سے ہم اپنے ایمان اور اسلام کو قادیانی فتنہ سے بآسانی بچا سکتے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے سے دنیا کے ہر مسلمان کو قادیانیت کے اس خبیث فتنے سے باخبر رکھے۔ (آمین)

آج مردان میں مرزا اڈے کی مسمار کو ایک سال پورا ہو گیا ہم نے یہ سالگرہ نہایت ہی پر وقار طریقے سے منائی۔ ایک شاندار ختم قرآن کے علاوہ جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی اور تمام علماء کرام اور سامعین نے مردان میں بموں کے دھماکوں سے شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اور قادیانیوں سے بائیکاٹ کا اعلان بھی ہوا اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ مرزائی مردان میں زیادہ عرصہ ٹھہر سکیں گے۔ تمام قادیانیوں سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ آؤ اور اسلام کی آغوش میں پناہ لو کیونکہ خدا کے عذاب سے نجات کا یہی ایک طریقہ ہے۔ ورنہ قیامت کے روز ایک دردناک عذاب آپ کا منتظر ہے۔ ختم نبوت سنٹر لندن کے قیام پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے

ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان کے غیور مسلمانوں سے

ریاض رضا ٹانک شہر

آپ کے رسالے میں اکثر و بیشتر یہ جملے زیر نظر آتے ہیں کہ فلاں شہر یا علاقے میں شیزان کا ٹھیکہ منسوخ یا بائیکاٹ ہو گیا ہے مگر ہمارے شہر میں ہمارے پٹھان لوگ جو خود کو بڑا پکا مسلمان سمجھتے ہیں جو یقیناً پکے مسلمان ہیں۔ اور اللہ اور رسولؐ سے محبت وعقیدت کے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں مگر مرزائیوں کی مصنوعات بڑے ذوق و شوق سے استعمال کرتے ہیں ہم نے کچھ دکانداروں سے یہ کہا بھی ہے کہ شیزان کی مصنوعات زیر استعمال نہ لائیں مگر ان لوگوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمارے شہر کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی شیزان کی غلیظ مصنوعات استعمال میں لا رہے ہیں۔ ان علاقوں میں ڈیرہ اسماعیل خان، گرہ بلوچ، رزوال وغیرہ میں لوگ بڑے شوق سے استعمال کر رہے ہیں مہربانی فرما کر اپنے رسالے میں ان لوگوں کو شرم دلائیں۔ تاکہ مرزائیوں کی کمپنی شیزان کی مصنوعات استعمال نہ کریں۔ ہمارے تقریباً پانچ دواخانے ہیں جن میں شیزان کی اسکوائش، چٹنی، اچار، مارملیٹ، جام جیلی پہلے کثرت سے استعمال ہوتے تھے مگر آپ کے رسالے میں پڑھنے کے بعد رشتہ داروں نے یہ تمام چیزیں رکھنا چھوڑ دیں۔

ہم لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ خدارا مرزائیوں کی مصنوعات استعمال نہ کریں اس میں آپ کا دنیا کا بھی فائدہ ہے اور آخرت کا بھی۔ شکریہ۔

ہم نے مرزائیوں سے بائیکاٹ کر دیا ہے!

قادر بخش میمن ھالانی

میں آپ کا رسالہ ہر ہفتہ بڑی خوشی سے پڑھتا ہوں اور اس رسالے کو پڑھ کر مجھے مرزائیوں کے خلاف سخت نفرت ہو گئی ہے کیونکہ ہمارے رشتہ دار مرزائی بھی ہیں۔ اور مسلمان بھی اور ان کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے لیکن رسالے کو پڑھنے سے ان کے ساتھ ہونا بند کر دیا ہے۔ جو ہمارے مسلمان رشتہ دار ان سے شادی بیاہ، خوشی غمی، اور حقہ پانی میں ان سے مشترک ہیں۔ ان سے بھی ہمارا بائیکاٹ ہے کیونکہ جو ہمارے نبی اکرمؐ کے دشمن ہیں ان سے ہم شادی بیاہ غمی خوشی موقعہ پر ساتھ کیسے رہ سکتے ہیں۔ یہ ہماری غیرت نہیں، بلکہ بے غیرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ان مسلمانوں سے بھی بائیکاٹ کر رکھا ہے جس تقریب میں بھی مرزائی آتے ہیں ہمارا ان سے بھی بائیکاٹ ہے۔

اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم پکار ہے

علی احمد صابر ۔ قصور

ہم سب کا دین ایک ہے ہم سب ایک ہیں

اللہ ایک رسول ایک امت ایک کتاب ایک دین ایک نصب العین ایک منزل ایک، منفعت ایک نقصان ایک غرضیکہ قوم کی ہر شے ایک ہے پھر ہم کیوں ایک نہیں، جب تک ہم ایک نہیں ہو جاتے ہم ترقی نہیں کر سکتے کیونکہ

قوموں کی ترقی کا انحصار اتحاد پر موقوف ہوتا ہے اللہ کا دین اسلام، اللہ کی ساری خدائی کے لئے ہے نسل، رنگ، قوم اور وطن میں کوئی تمیز نہیں رکھتا

مذہب کے بارے میں عرض یہ قاعدہ کافی ہے۔ کہ اللہ کے دین اسلام میں بہت سے مجتہد ہوئے، جن میں چار مشہور ہیں

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ

حضرت امام مالکؒ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

حضرت امام شافعیؒ

چاروں اپنی اپنی جگہ سیدھی راہ پر ہیں اگر کسی کو کسی پر فوقیت حاصل ہے تو تقویٰ کی بنا پر نہ کسی اور بنا پر مومن ملت کا پاسبان ہے اور ملت اسلامیہ کی جان ہے جو قدم ملت اسلامیہ کے خلاف اٹھا مٹ گیا۔

ملت اسلامیہ ..... زندہ باد

ظلم و جارحیت کو مٹانے کے لئے اتحاد وقت کی اہم پکار ہے۔ اے دنیا کے بسنے والے ایک ارب مسلمانو! ساری دنیا پہ چھانے کے لئے متحد ہو جاؤ۔ اللہ کے دین اسلام ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے متحد ہو جاؤ، اللہ کے حبیب کی ختم نبوت پر کام کرنے کے لئے متحد ہو جاؤ!

اگر متحد ہو جاؤ گے! تو آن کی آن میں سارے جہان پر غالب ہو جاؤ گے کفر کی طنابیں ٹوٹ جائیں گی ساری دنیا میں صرف ایک اسلام کا ہی علم رہے گا۔ باقی تمام کے تمام منہدم ہو جائیں گے۔

اے مسلمان! اتحاد وقت کی اہم پکار ہے۔ قومیت فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملت اسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوت کو فروغ دینے کے لئے متحد ہو جا۔ اسلام کا علم بلند کرنے کے لئے متحد ہو جا۔ ظلم و جارحیت کو مٹانے کے لئے متحد ہو جا۔ مجبور و مظلوم کی حمایت کے لئے متحد ہو جا۔ اللہ کے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے متحد ہو جا اور ضرور ہو جا۔

یہ اختلافات بھی کوئی اختلاف ہیں؟ ان سب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے نام پر اللہ کے دین اسلام کے وقار کو بلند تر کرنے کے لئے متحد ہو جا۔ اور ضرور ہو جا جس طرح بھی ہو سکے، ہو جا۔ جس قیمت پہ بھی ہو! ہو جا۔ اگر اس راہ میں تیری جان کی بھی ضرورت پڑے گی تو گریز نہ کر! ہم قادری ہیں، چشتی ہیں، نقشبندی ہیں، سہروردی ہیں، امکو ہیں حنفی ہیں، شافعی ہیں، حنبلی ہیں، اہلحدیث ہیں، اہل سنت والجماعت ہیں، دیوبندی ہیں، بریلوی ہیں، عربی ہیں، عجمی ہیں شرقی ہیں، غربی ہیں، گورے ہیں، کالے ہیں، مگر سب کے سب مسلمان ہیں!

ایک اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندے ہیں، ایک رسول مقبولؐ کے امتی ہیں، ایک قرآن کریم کو ماننے والے ہیں آخری نبی کریمؐ کی آخری امت ہیں۔ اور سب امتوں میں سے چنی ہوئی امت کے فرد ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا!

ترجمہ:۔ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اور تفرقے میں نہ پڑو!

اے مسلمان! تیری اس کشیدگی نے ملت اسلامیہ کے شیرازے بکھیر دیئے۔ اور اسلام کے وقار کو بڑی ٹھیس پہنچائی ورنہ جب تو متحد تھا تو سوں کی راہنمائی اور سرداری تیرا طرۂ امتیاز تھا تیرے اتحاد کی تعریف کے قصے اب تک دنیا کو نہیں بھولے کیا تو وہی نہیں؟

جس نے خیبر کے در کو توڑا ... یورپ کے کلیساؤں میں اللہ اکبر کی اذانیں دیں، اور تمام دنیا کو اسلام کے نور سے منور کیا۔ بے شک تو ہی وہ ہے۔

یا اللہ یا رحمٰن! تو نے ہمیں حکم دیا ہے مجھ سے دعا کرو ..... میں قبول کروں گا۔ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔

یا اللہ ہم تیری عزت و عظمت والی بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں یہ دعا کرتے ہیں کہ تیری دنیا میں بسنے والے سارے مسلمان بھائی آپس میں متحد ہوں۔ آمین۔

یا اللہ تیری دنیائے اسلام میں اتحاد کا علم بلند ہو۔ اور سارے مسلمان اتحاد بین المسلمین کے جھنڈے تلے پھر سے متحد ہوں (آمین)

جذبات واحساسات

علی رضا ظفر ۔ بہاولنگر

بار جس کے دل میں ہو گی محبت رسولؐ کی
پائے گا وہ محشر میں شفاعت رسولؐ کی!
تفریق نہ شاہ و گدا میں روبرو ان کے
دنیا میں بے مثال عدالت رسولؐ کی!
اوقادیاں مٹے گا ترا نام اور نشان
قرآن کہہ رہا نہ ضرورت رسولؐ کی!
ہر طرح سے وہ ذات پاک ملے گی
دیکھے کوئی بھی خلوت و جلوت رسولؐ کی!
تعریف غیر دین بھی کرتا تھا آپؐ کی
چھائی تھی دہر میں یہ صداقت رسولؐ کی!
کیوں اور کیسے بن کے رسولؐ آئے یہاں پہ
تا حشر اب رہے گی نبوت رسولؐ کی!
کردار محمدؐ کو اتار اپنے قلب میں
دنیا میں بے مثال ہے سیرت رسولؐ کی!

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور بزرگان دین

الحاصل شیخ ابن عربیؒ سے بھی مرزا صاحب کو کچھ نہ مل سکا۔ آیئے شیخ محمد محی الدین ابن عربیؒ کا عقیدہ درباب ختم نبوت بھی دیکھ لیں تاکہ مرزا کے تابوت پر ایک میخ اور لگ جائے!

(ترجمہ) نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اولیاء کے لئے صرف معارف باقی رہ گئے ہیں اور اوامر و نواہی کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ پس اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی حکم دیا ہے یا کسی بات سے منع کیا ہے تو وہ مدعی شریعت ہے خواہ اس کی وحی شریعت محمدیہ کے موافق ہو اور خواہ مخالف۔ وہ مدعی شریعت ضرور ہے (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ سچا خواب اجزاء نبوت حق میں سے ایک جزو ہے تو لوگوں کے واسطے نبوت میں سے صرف یہ جزو در دیا رہ باقی رہ گئے ہیں لیکن اس کے باوجود نبوت کا لفظ اور نبی کا لفظ کسی اور پر بولا نہیں جا سکتا پس نبوت میں ایک خاص وصف معین ہونے کی وجہ سے اس نام کی بندش کر دی گئی (فتوحات جلد ۲ صفحہ ۴۹۵)

(۳) جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب رسالت کو بند کر دیا تو انقطاع وحی کے افسوس میں اولیاء اللہ تلخیوں کے گھونٹ پینے لگے پس اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور وحی کے نام کو ان کے لئے باقی رکھ لیا (فتوحات باب ۳۵ الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۹)

(۴) جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کے لئے ہر شخص سے باب رسالت کو بند کر دیا ہے۔ (فتوحات مکیہ بحث التشہد)

(۵) تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع فرما کر اولیاء اللہ کی کمریں توڑ دی ہیں وہ اس طرح کہ وحی خداوندی جو ان کی روحانی خوراک ہو سکے مفقود کر دی گئی ہے (فتوحات باب ۱۴ الیواقیت صفحہ ۳۷ جلد ۲ ماخوذ از عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ از علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ)

معلوم ہوا کہ شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ درباب ختم نبوت و درباب نزول عیسیٰ علیہ السلام وہی تھا جو تمام امت مسلمہ کا تھا اس لئے مرزا صاحب نے جو کچھ ان میں تلاش کرنا چاہا وہ نہ مل سکا بلکہ اس کے الٹ ہی ہو گیا!

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پہ ہے بجلی بنایا تھا جس پر آشیانہ

سیدنا مجدد الف ثانی الشیخ احمد السرہندیؒ کا تذکرہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں بار بار ملتا ہے! اس کی واحد وجہ یہی ہوتی ہے کہ عوام الناس کو یہ باور کرایا جا سکے کہ مجدد صاحبؒ نے بھی مرزا صاحب کی تائید کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا قطعاً نہیں ہے مرزا صاحب فریب دینے کے لیے ایسا لکھتے رہتے تھے کہ،

(۱) جیسا کہ مجدد صاحبؒ سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ الخ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶)

(۲) اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ حاشیہ)

(۳) چنانچہ ایک جگہ مجدد الف ثانیؒ بھی یہی کہتے ہیں (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴) اب دیکھئے سیدنا مجدد الف ثانیؒ کا کیا عقیدہ تھا۔

این قرب بالاصالہ نصیب انبیاء است و این منصب مخصوص باین بزرگواران علیہم الصلوۃ والبرکات و خاتم این منصب سید البشر است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتحیۃ بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل خواہد بود۔ مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰۱ جلد اول صفحہ ۴۳۲۔

وہ قرب الٰہی جو انبیاء کو حاصل ہوتا اصالۃً انبیاء ہی کا منصب ہے اور یہ درجہ انہیں بزرگوں سے خاص ہے اور اس منصب کے خاتم سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بھی نزول فرمانے کے بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شریعت کے تابع ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اس الہامی عبارت نے تو مرزا کمتر ین کا بیڑہ ہی غرق کر دیا ہے اس عبارت میں جہاں عقیدہ ختم نبوت بھی واضح طور پر موجود ہے وہیں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ بھی بڑی صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پہ ہے بجلی بنایا تھا جس پر آشیانہ

اسی طرح سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا نام نامی بھی مرزا صاحب کی کتابوں میں بار بار ملے گا مثلاً ایک جگہ لکھا۔

(۱) ازانجملہ وہ قول ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں لکھا۔

(۲) اس مذہب کی تصدیق اور تصریح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کی۔

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے صفحہ ۱۸۳ میں لکھتے ہیں۔

(۴) خدا تعالیٰ شیخ بزرگ عبدالحق محدث کو جزائے خیر دیوے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۰ صفحہ ۱۱۹ صفحہ ۱۲۲)

باقی صفحہ ۲۹

مرزا قادیانی اور عدالتی تنبیہات

مولانا محمد احمد ننکانہ صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف میں دو قسم کی بدزبانی پائی جاتی ہے پہلی قسم انفرادی حیثیت رکھتی ہے اور دوسری اجتماعی اگر ایک طرف مرزا قادیانی یہ لکھتا ہے کہ "گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے" (ست بچن ص۲۱) تو دوسری طرف یوں تحریر ہے کہ "اگر تو نرمی کرے گا تو میں بھی نرمی کروں گا اگر تو گالی دے گا تو میں بھی گالی دوں گا۔" (حجۃ اللہ ص۹) اگر ایک پہلو پر یہ فقرہ نظر آئے گا کہ "کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو" (کشتی نوح ص۱۱) تو دوسرے پہلو پر یہ عبارت بھی ملے گی کہ "کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۲)۔ اگر ایک طرف یہ لکھا ہوا دیکھو گے کہ "ہر ایک سختی کو برداشت کرو، ہر ایک گالی کو نرمی سے جواب دو" تو دوسری جانب یہ تحریر بھی ملے گی کہ "اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی" (اعجاز احمدی ص۷۵)

نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں کہ اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا روپ ملنے والے دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کریں۔ اس پنجابی نبی کی تحریرات کو ملاحظہ کیا جائے تو جابجا بدکلامی اور بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی اس غلاظت کے ڈھیر میں سے نمونہ کے طور پر چند عبارتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) "سعد اللہ لدھیانوی بیوقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴)

(۲) "خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳)

(۳) "جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ مجھے نہیں مانتے" (چشمہ معرفت ص۲۱)

(۴) "جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف و گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں" (حیات احمد جلد ۱۔ ص۳ ص۲۵)

"آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں" (چشمہ معرفت ص۱۱۶)

(۶) "ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے مگر زناکار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے" (آئینہ کمالات ص۵۴۷)

(۷) "اے بے ایمانو۔ نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو اسلام کے دشمنو تمہاری ایسی تیسی" (اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص۵)

(۸) "لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت اے بھیڑیئے، اے عورتوں کی عار ثناء اللہ، اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل" (اعجاز احمدی ص۸۱)

(۹) "یہ چھکے چھکے حرام کروانا، آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے، ساری شہوت کی بیقراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط، یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن، پاک دامن ابھی بیچاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں، جس کو دیکھو وہی شکاری ہے"
(آریہ دھرم ص۶۶)

غرضیکہ متنبی قادیان کی "سیرت مقدسہ" اور آپ کے "اخلاق عالیہ" کے تصور سے جبین انسانیت عرق آلود اور چشم غیرت اشکبار ہے۔ جن کی بدگوئی سے نہ کوئی چھوٹا بچا ہے نہ بڑا۔ مولانا کرم الدین جہلمی "تازیانہ عبرت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا جی کی بدزبانی سے کسی ملت کے فرقہ کا کوئی متنفس نہ بچا ہوگا جو کہ ان کی گالیوں کا نشانہ نہ بنا ہو۔ رفتہ رفتہ یہ معاملہ حکام وقت کے سامنے پیش آیا۔ اور مختلف مواقع پر آپ کی وہ تصنیفات جو مغلظات کا ایک مجموعہ تھیں دفتر عدالت میں پیش ہوتی۔ چنانچہ بعض بیدار مغز حکام نے مرزا جی کو ڈانٹا۔ مرزا جی عدالت کے تیور بدلے ہوئے دیکھ کر آئندہ کے لیے قسم کھانے لگے کہ معاف کیجئے، آئندہ کے لیے ایسا نہیں ہوگا۔ مناسب ہے کہ قارئین کی آگاہی کے لیے اس حلفی معاہدہ کی جو مرزا قادیانی نے مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداس پور کی عدالت میں داخل کیا نقل کیا جاتا ہے اور اس کے بعد مسٹر ڈگلس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداس پور کے فیصلہ کی نقل بھی درج کی جاتی ہے۔

عدالتی اقرار نامہ: "میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ

(۱) آئندہ میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کیے جا سکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو کر خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد یا درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہوگا خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثے میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

(۳) میں کسی چیز کو الہام بنا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشا ہو یا ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا۔ یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۴) جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے اقرار کیا ہے۔

العبد	گواہ شد
مرزا غلام احمد بقلم خود	خواجہ کمال الدین بی اے ایل
دستخط جے۔ ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ	ایل۔ بی
مجسٹریٹ گورداس پور	۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

نقل حکم مسٹر ڈوگلس صاحب

نقل حکم مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۹۶ء اجلاس جی ایم ڈبلیو ڈوگلس صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور زیر دفعہ ۱۰ ضابطہ فوجداری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بقدمہ ڈاکٹر کلارک صاحب ان کے خلاف کافی شہادت نہیں ہے کہ ان سے ضمانت حفظ امن کے لیجائے لیکن جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز ہے دراں الیکہ کوئی شہادت اس کے باور کرنے کے واسطے نہیں ہے کہ مرزا صاحب خود یا کسی دیگر شخص کی معرفت نقص امن کریں گے مگر ان کی تحریرات اس قسم کی ہیں کہ انہوں نے ملاخیر طباع کو اشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے۔ مرزا صاحب کو ذمہ دار ہونا چاہیئے کہ یہ تحریرات ان کے مریدوں پر کیا اثر رکھیں گی۔ پس مرزا صاحب کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ملائم اور مناسب الفاظ میں اپنی تحریرات کو استعمال کریں ورنہ بحیثیت صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کارروائی کرنی پڑے گی۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ ضلع	دستخط
"مسٹر ڈوگلس"	مرزا غلام احمد بقلم خود

ان تنبیہات کے بعد مرزا قادیانی پہ یہ اثر ہوا کہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک کتاب "مواہب الرحمٰن" نامی شائع کی اس میں مولوی کرم الدین صاحب جہلمی کے متعلق لئیم، کذاب، مہین، بہتان عظیم کے الفاظ تحریر کیے انہوں نے ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا غلام احمد اور حکیم فضل الدین جس کے مطبع میں یہ کتاب چھپی تھی دونوں کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ کا فیصلہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو لالہ آتما رام مہتہ بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و مجسٹریٹ درجہ اول گورداس پور کی عدالت سے ہوا۔

باقی ص ۲۹ پر

موضع ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟
پاکستان کے اندر سٹیٹ در سٹیٹ

مولانا منظور احمد شاہ آسی

ربوہ کے معنی تودہ۔ ٹیلا۔ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ اور ان کی ماں کو نشانی بنایا، چونکہ سیدنا عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اسی وجہ سے یہودی ان پہ اتہام لگاتے ہیں اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کی توہین کرتے اور بہتان باندھتے اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی اس خلاف عادت پیدائش پر انہیں اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ ظالم یہودی بادشاہ حضرت عیسیٰؑ کے قتل کے درپے تھا۔ تو اللہ تعالیٰ آنحضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ کو ایک ایسی سرسبز شاداب بلند زمین پر لے جا کر پناہ دی یہاں تک حضرت عیسیٰؑ نہایت امن و سکون سے جوان ہوئے وہ ٹیلا تھا جس کا ذکر خداوند قدوس نے سورۃ مومنون آیت ۵۰ میں فرمایا ہے۔ وہ کہاں تھا بعض مفسرین نے مصر، دمشق، بیت المقدس یہی وہ جگہیں ہیں جہاں حضرت مریمؑ اپنے لخت جگر حضرت عیسیٰؑ کو لیے پھرتی رہیں۔ ایسی جگہ تھی جہاں خوشگوار آب و ہوا، صاف و شفاف پانی تھا۔

قیام پاکستان کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے اپنے خود کاشتہ پودے کو قادیان کے بجائے بعض سیاسی مصلحتوں کے تحت "جہیز میں پاکستان کو دے دیا" حالانکہ قادیانیوں کا مرکز قادیان تھا لیکن جو کام انگریز پاکستان میں قادیانیوں کو منتقل کر کے لے سکتا تھا وہ بھارت میں کہاں نصیب ہوتا۔ حالانکہ قادیان کو مرزائی، مکہ مکرمہ کے برابر سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے اس شعر سے واضح ہے

؎ زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

انگریز کا مقصد چونکہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا تھا لہٰذا یہ شجرہ خبیثہ بھی بدقسمتی سے ہمارے حصے میں دیا گیا

انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانی جماعت کو ۱۰۳۴ دس سو چونتیس کنال ایکڑ۔ سات کنال آٹھ مرلے۔ زمین چھ پیسے فی مرلے کے حساب سے ۹۰ سال کی لیز پر دلوائی اس وقت ربوہ کا اصل نام موضع ڈگیاں تھا چونکہ پاکستان کا اہم فضائی اڈہ سرگودھا بھی قریب تھا۔ انگریز نے قادیانیوں کو جاسوسی کرنے کے لئے اس اہم جگہ پر بٹھایا جو بظاہر اس وقت غیر اہم اور بے وقعت تھی جنگ پہاڑیوں کے درمیان واقع تھی

چنانچہ بعد میں قادیانیوں نے اعلیٰ احکام سے مل کر اس زمین کا انتقال ۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء انجمن احمدیہ کے نام کرالیا قادیانیوں نے موضع ڈگیاں کا نام ربوہ رکھ دیا چونکہ مرزا قادیانی نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور اصل مسیح حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے ذکر میں قرآن پاک کا لفظ "ربوہ" آیا ہے تو گویا مرزا نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہی وہ ربوہ ہے جس کا تذکرہ قرآن میں ہے۔ حالانکہ ایسی بات ذکر یہ قرآنی آیت کی توہین اور آیت کی غلط تشریح ہے۔ اس لیے عالمی مجلس کے مرکزی مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ اس قصبے یعنی ربوہ کا نام ختم نبوت کے قافلہ کے پہلے سالار سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے جنہوں نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا۔ اور انہیں جہنم رسید کیا۔ ۱۶ فروری ۱۹۸۶ء کو وزیراعظم جونیجو نے جو معاہدہ "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" سے کیا اس میں یہ بھی تسلیم کیا گیا تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے "صدیق آباد" رکھا جائے گا جو تا حال دیگر وعدوں کی طرح تشنۂ تکمیل ہے۔

قادیانیوں نے ربوہ کے اندر باقاعدہ ۱۹۷۴ء سے پہلے حکومتی نظام قائم کیا ہوا تھا۔ ربوہ کے اندر پچیس تیس ہزار کی آبادی تھی جو سب قادیانیوں پر مشتمل تھی اور اندرونی اور بیرون ملک میں بسنے والے قادیانیوں نے اپنے اپنے مکان

ربوہ میں تعمیر کیے ہوئے تھے۔ ملبہ تو قادیانیوں کا تھا لیکن نیچے پلاٹ انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ جو مرزائی بھی ربوہ میں ہے وہ ربوہ کی ایک انچ زمین کا مالک بھی نہیں ہے۔ انجمن احمدیہ جب بھی چاہے تو ربوہ میں موجود قادیانیوں سے مکان خالی کرا سکتی ہے ۱۹۷۴ء سے قبل ربوہ میں کوئی مسلمان آباد نہیں ہو سکتا تھا۔ جب بھی کوئی قادیانی مکان بنانے کی درخواست دیتا تو انجمن احمدیہ پوری چھان پھٹک کے بعد سے جگہ دیتی۔ پاکستان میں ایسی ریاست بنانا مقصد تھا جو بقول مرحوم آغا شورش کاشمیری مرحوم "مرزائیل" کے نام سے موسوم ہوتی جس طرح یہودیوں نے باقاعدہ منصوبے کے تحت دوسرے ممالک مثلاً روس، امریکہ برطانیہ جرمنی، فرانس وغیرہ دیگر مغربی ممالک سے مذہب پرست یہودی لا کر بسائے اور عربوں کی زمین کوڑیوں کے بھاؤ خریدتے رہے اور عربوں کو ڈرا دھمکا کر بے دخل کرتے رہے اور جب فلسطین میں یہودیوں نے قدم جما لیے اور طاقت پکڑ لی تو ایک یہودی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر دیا۔ جس کو امریکہ برطانیہ، فرانس وغیرہ جیسے ممالک نے تسلیم کر لیا اور یوں اسرائیل کا قیام عمل میں آ گیا۔ بعینہٖ یہی منصوبہ قادیانیوں کا تھا ورنہ کیا وجہ تھی کہ ۱۹۷۴ء تک کوئی مسلمان بھی ایک انچ زمین خریدنے کا مجاز نہ تھا۔ ۱۹۷۴ء تک ربوہ کے اندر ڈاکخانہ، تھانہ، تمام سرکاری دفاتر، اسٹیشن میں کام کرنے والے تمام کا تمام عملہ خالص قادیانی تھا۔ کسی بھی محکمہ میں کوئی مسلمان عملہ نہ تھا۔ نہ کسی مسلمان کی ربوہ تقرری یا تبادلہ کیا جا سکتا تھا۔ ربوہ کے اندر مرزائیوں نے اپنی رسالت قائم کی ہوئی تھی ہر محکمہ کا ایک ناظر مقرر تھا۔ جو اس کا انچارج تھا گویا وہ وزیر کا درجہ رکھتا تھا۔ اس کے نیچے سیکرٹری ہوتا ہے۔ یہی حال ریاست ربوہ کا تھا مندرجہ مندرجہ ذیل نقشے سے ملاحظ ہو:۔

(۱) ناظر اعلیٰ (وزیر اعلیٰ) (۲) ناظر امور عامہ: وزیر داخلہ (۳) ناظر امور خارجہ: وزیر خارجہ (۴) ناظر ضیافت: وزیر خوراک (۵) ناظر تجارت: وزیر تجارت۔ (۶) ناظر حفاظت مرکز: وزیر دفاع: قادیانی مسلح تنظیمیں مثلاً خدام الاحمدیہ، انصار احمدیہ، فرقان فورس وغیرہ کا کام ربوہ کی حفاظت اور دفاع (۷) ناظر صنعت: وزیر صنعت (۸) ناظر تعلیم: وزیر تعلیم (۹) ناظر اصلاح و ارشاد: وزیر نشریات و مواصلات (۱۰) ناظر بیت المال: وزیر مال (۱۱) نظارت قانون: وزارت قانون (۱۲) ناظر زراعت: وزیر زراعت۔ ناظر اعلیٰ سے مراد وہ ناظر مراد ہے جو ان سب نظارتوں کا انچارج ہو۔ دوسرے لفظوں میں وزیر اعلیٰ ہے جو ان سب نظارتوں کا انچارج ہو۔ دوسرے لفظوں میں وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم سمجھ لیں۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ خود مرزا محمود کے پلان کو ذرا غور سے پڑھیں۔ تیسری بات اس تنظیم کے لیے یہ ضروری ہوگی کہ اس مرکزی کام کو مختلف ڈیپارٹمنٹوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے، جس طرح گورنمنٹوں کے محکمے ہوتے ہیں۔ سیکرٹری شپ کا طریق نہ ہو بلکہ وزراء کا طریق ہو۔ ایک انچارج ہو۔ الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۲۵ء۔

اب اسی انتظامیہ کو بجائے وزارت کے عوام اور حکومت کو پتہ نہ چلے۔ نظارت کہا جاتا ہے۔ تاکہ حکومت محاسبہ نہ کر سکے اور وہاں کا نام نہاد خلیفہ ہر محکمہ کے ناظر (وزیر) کو خود منتخب کرتا ہے جیسا کہ مرزا محمود نے کہا "ناظر ہمیشہ میں خود نامزد کرتا ہوں۔" ۲۴ اگست ۱۹۳۰ء الفضل۔

ربوہ میں باقاعدہ قادیانی سٹیٹ میں عدالتیں قائم ہوئی اور ہر قسم کی مقدمات کی سماعت خود ربوہ میں قادیانی قاضی جن کو نام نہاد خلیفہ نامزد کرتا تھا۔ سماعت اور جو فیصلہ کرتے وہ ہر قادیانی کو ماننا پڑتا۔ آخری فیصلہ نام نہاد خلیفہ ربوہ کا ہوتا تھا۔ قادیانیوں نے حکومت اندر حکومت قائم کی ہوئی تھی

آنکھوں کی جملہ امراض کا شافی علاج
سرمہ ہم پلہ ممیرا
جو کہ پچاس سال سے تیار ہو رہا ہے پیدائشی اندھے پن کے سوا جملہ امراض چشم مثلاً دھند، جالا، غبار، سرخی پانی کا بہنا اور ضعف بصارت کیلئے اکسیر ہے۔ ہزارہا اشخاص شفایاب ہو چکے ہیں۔
قیمت فی شیشی چار روپے پیکنگ خرچہ ڈاک بارہ روپے
مقامی لوگ دفتر انجمن فیض اسلام ٹرنک بازار سے حاصل کریں۔
ڈیلرز میسرز اصغر علی و اولادہٗ .... کرین عربین گلف، ڈیلرز طبیب این ایم شیر جالان روڈ جکارتہ انڈونیشیا
ہر قسم کی معلومات و مشورہ کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں
تیار کردہ: انمول دواخانہ موری گیٹ
قصور پاکستان

بزمِ ختم نبوت

نظیر نہیں ملتی

(محمد اقبال بکرا پیڑی۔ کراچی)

میں کافی عرصہ سے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھتا ہوں ہر پرچے میں بہترین مضامین آتے ہیں، رسالہ کے قائدین ایسی خدمات انجام دے رہے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور اب تو اللہ کی مہربانی سے پوری دنیا میں رسالہ ختم نبوت پہنچ رہا ہے اس نے قادیانیت کی دیواروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اللہ پاک قائدین کو بہترین بدلہ دے آمین۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین نہ کریں۔ جیسا کہ آجکل ان کی مشہور کمپنی شیزان کی تمام مصنوعات کا تمام مسلمان بائیکاٹ کر چکے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو وہ دن دور نہیں کہ مرزائیت کا نام و نشان رہتی دنیا تک مٹ جائے گا۔

قادیانیوں کے سینے میں خنجر

ملک محمد یامین قادری منڈی بہاؤالدین

الحمد اللہ رسالہ ختم نبوت یہاں پر بہت کامیابی کے ساتھ اچھا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب یہ رسالہ یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں آئے گا۔ آپ کو ایک بات بتادوں ہمارے شہر کے قریب دوسرا ربوہ شاہ تاج شوگر ملز ہے۔ جس کا مالک مرزائی ہے۔ اور اعلیٰ عہدوں پر مرزائی ہیں۔ اور ان کو مکمل شوگر ملز میں اپنی تبلیغ کی اجازت ہے۔ اور آئے روز مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں اور یہ رسالہ ان کے سینے میں خنجر بن چکا ہے۔

سنگ میل

غلام سرور نعیم طیر مارٹ۔ کراچی

مجھے ختم نبوت پڑھنے کا بے حد شوق ہے۔ یہ یقیناً ہماری اسلامی معلومات میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہمیں مسلمان کے ناطے سے زیادہ سے زیادہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ ختم نبوت کے مطالعہ ہمیں اسلام کے دشمن قادیانیوں کے ان عزائم کا بھی پتہ چلتا ہے جو قادیانی در پردہ مخالفت کا بیج بوتے ہیں۔

قصہ المختصر میں بارگاہ ایزدِ متعال میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین۔

رسالہ محمدی راستے پر چلاتا ہے

نقش گھڈہ مارکیٹ ـــــ کراچی

بعد عرض گذارش ہے کہ میں ہر ہفتہ ختم نبوت کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ کب جمعہ کا دن آئے اور کب ختم نبوت میرے ہاتھوں میں ہو میں ختم نبوت کے بانیوں کو اور عشق رسول کے پروانوں کو مبارک دیتا ہوں کہ انہوں نے رسالہ چھاپ کر میرے جیسوں کو محمدیؐ راستے پر چلاتا اور بدی سے بچاتا ہے۔

طبیعت خوش ہو گئی

عبد الخالق پٹھان مسجد قانیاں جھنگ صدر

بہت اچھا رسالہ نکالنے پر مبارک قبول فرمائیے تقریباً رسالہ کا تمام مواد بڑی سوچ سمجھ اور اچھی کاوش کا نتیجہ ہے پڑھ کر طبیعت خوش ہو گئی اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی عطا فرمائے۔

عالمی مجلس کے مرکزی راہنما محقق و مناظر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا

● افریقہ سے گرامی نامہ ●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

برادر محترم جناب مولانا سعید احمد صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمدللہ یہ ناکارہ اپنے رفقاء کے ساتھ خیریت سے ہے، مقدمہ طول پکڑ گیا ہے ابھی تک مدعی کے گواہ شیر محمد پر جرح چل رہی ہے اڑھائی ہفتے اس کا بیان ہوتا رہا اور تقریباً اتنے ہی عرصے سے اس پر جرح ہو رہی ہے، گواہ دجل و فریب اور کہہ مکرنی میں غلام احمد کا کامل بروز ہے۔ اس جرح کے بعد مدعی کا وکیل اس سے استفسارات کر کے عدالت کے ذہن کو صاف کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے بعد مدعی کا بیان ہوگا۔ اور اس پر بھی دو طرفہ جرح ہوگی۔ اندازہ ہے کہ اس پر مزید ایک مہینہ لگے گا۔ تب ہمارے لوگوں کے بیانات اور ان پر جرح کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس لیے یہ کہنا کہ اس پر کتنا وقت صرف ہوگا۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا مدظلہٗ قادیانیوں کی طرف سے دائر ایک کیس میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لیے دو ماہ سے افریقہ گئے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؔ بھی ان کے ہمراہ ہیں (محمد حنیف)

تاخیر سے پریشانی ہوتی ہے

عبدالولی اعوان روڈ نواب شاہ سندھ

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس کے پڑھنے سے دل بہت خوش ہوتا ہے اگر کسی وجہ سے کچھ تاخیر ہو جائے تو بہت پریشانی ہوتی ہے دل بے چین ہو جاتا ہے اور ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدا کرے وہ دن آئے ہر گھر کے لئے یہ رسالہ رونق اور ہر گھر کی زینت بن جائے۔

سچ تو یہ ہے

محمد نسیم خان ماڑی خانخیل مانسہرہ

سچ تو یہ ہے کہ رسالے نے ختم نبوت کے مسئلہ کی اہمیت کو بڑی خوبصورتی اور محنت سے عوام الناس کے ذہنوں میں اُجاگر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مشن میں کامیابی عطا کرے برطانیہ میں نئے ختم نبوت سنٹر کے قیام پر مبارک باد قبول کریں۔

دل خوش ہو جاتا ہے

چوہدری محمد عارف کریانہ مرچنٹ دلوال جہلم

ہمیں رسالہ کی شدت سے انتظار رہتی ہے جب پہنچتا ہے تو دل خوش ہو جاتا ہے اور ایمان کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔

دل کو سرور مل جاتا ہے

حافظ محمد مقصود ۔ ایم ایل ضلع میانوالی

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ اپنی پوری چمک دمک جھلک بلاریب وشک بندہ کے ہاتھوں تک باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے اور جب نیا شمارہ نظر آتا ہے دل کو مسرور مل جاتا ہے۔

آپ نے مرزا کو "صاحب" کیوں لکھا؟

محمد اسلم ہمراز ۔ ننکانہ صاحب

بندہ کریانہ مرچنٹ کا کاروبار کرتا ہے آپ کی طرف بہترین کاغذ سے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا لکھا ہوا رسالہ میں نے بڑے غور سے پڑھنا شروع کیا آٹھ رسالے پڑھے ہیں میں نے سوچا جس قلم کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تحریر کریں اس کا رنگ سبز ہو۔ جس قلم کے ساتھ مرزا بدبخت کا نام لکھو رنگ سیاہ ہو آپ نے بہت جگہ مرزا کو صاحب لکھا ہے یہ ٹھیک نہیں بدبخت لکھیں صاحب کا لفظ آپنے سے بڑا اور اچھا عزت والا لفظ ہے۔

جواب: ۔ قرآن پاک میں اہل جنت کو اصحٰب الجنۃ اور اہل جہنم کو اصحٰب النار کہا گیا ہے یقیناً مرزا قادیانی اصحاب النار میں سے ہے۔ (ندیم)

آپ یہ بتلائیے؟

عبدالعزیز سید عالم خان بڈھو قیرانی

میں اور میرا دوست آپ کا رسالہ ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتے ہیں جس سے بہت سی معلومات حاصل ہوئی ہم بہت کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی قادیانیوں سے واقف کریں کہ اس طرح لعنتی قادیانیوں اور لعنتی مرزائیوں سے جہاد کریں اور ہمیں ایک سوال کا جواب دیں سوال ۱۹۸۶ء میں ہم نے ۲ کارٹون شیزان لائے تھے ۱۹۸۶ء تک ہم ایک کارٹون بیچ دیا اور کارٹوں جب کر پڑے تھے اور جب ہم نے آپ کا رسالہ ختم نبوت پڑھا تو ہم کو پتہ چلا کہ شیزان قادیانیوں کی بنی ہوئی ہیں تو ہم نے اس دن تین کارٹن شیزان واپس کر دیئے اور باقی صرف ایک ہی بوتل رہ گئی ہے اور آپ بتائیں کہ یہ بوتل کس لعنتی قادیانی کے سر پہ ماروں اور ہم نے وہ بوتل توڑ دی ہے اب آپ بتائیں کہ جو شیزان ہم نے بیچے ہے اس کا گناہ ہمیں ہوگا یا نہیں؟

نوٹ: ۔ آئندہ شیزان فروخت کرنے سے احتیاط کریں۔ اس سے پہلے آپ فروخت کرتے رہے وہ محض لاعلمی کی بنا پر تھا۔ (ندیم)

دہلی مرکنٹائل سوسائٹی میں عالمی مجلس کے کارکنوں کا اجلاس

رپورٹ : ۔ محمد انور

مورخہ ۸۷ ، ۸ ، ۲۷ بروز جمعرات کو بمقام دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ ہذا کے اراکین کا اجلاس زیر صدارت بھائی نعیم صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی مرکنٹائل سوسائٹی منعقد ہوا جس میں بھاری تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس ہذا میں مولانا اسعد فاروقی نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک پُرمغز اور مدلل تقریر فرمائی مسئلہ ختم نبوت کے لیے اکابرین کی قربانیوں کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت محفوظ ہے تو ہم زندہ ہیں اس پر تمام کارکنوں نے یہ عہد کیا کہ ہم انشاء اللہ مسئلہ ختم نبوت کے لیے ہر وقت ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔ بھائی نور احمد صاحب جو کہ علاقہ ہذا کے چیف آرگنائزر ہیں۔ نے ایک تجویز پیش کی جس کو تمام کارکنوں نے بہت سراہا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح تمام علاقوں کے کارکنوں نے محنت اور لگن سے ختم نبوت کے لیے کھالیں اکٹھی کیں اللہ تعالیٰ سب حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے لیکن ہمیں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے کہ صرف عید کے موقع پر کھالیں اکٹھی کرلیں بلکہ جس طرح روزمرہ کی زندگی کے لیے محنت کرتے ہیں اسی طرح اس کام کو بھی روزمرہ کے معمول میں لانے کے لیے ہماری مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مسلسل وابستگی رہنی چاہیئے۔ اس کے لیے ہم

باقی ص ۲۹ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

حضورؐ کی بردباری

(حافظ عبدالمجید منڈیکے گورائیہ)

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طبیعت کے بہت حلیم تھے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے کسی یہودی کا قرض دینا تھا۔ اور وعدہ کے مطابق ابھی کچھ دن باقی تھے۔ وہ یہودی وعدے سے پہلے ہی قرض مانگنے لگا۔ اور شرارت میں آکر حضورؐ کے گلے مبارک میں چادر دے کر گھونٹنے لگا جس سے حضورؐ کو تکلیف ہونے لگی صحابہؓ کو یہودی کی اس گستاخی پر سخت غصہ آیا۔ اور تلوار نکال کر چاہا کہ اس کا سر اڑا دیں۔ مگر حضورؐ نے انگلی کے اشارے سے منع کیا اور فرمایا اسے کچھ نہ کہو۔ اس کا بڑا احسان ہے کہ ہمارے پاس چل کر آیا اس کا روپیہ ادا کر دو آپ کے حکم کے ساتھ اسی وقت روپیہ اس کے آگے رکھ دیا۔ یہودی آپ کا حلم دیکھ کر حیران رہ گیا اور چادر گلے سے اتار کر معافی مانگی یہودی نے کہا مجھے قرض وصول کرنے کی ہرگز خواہش نہ تھی میں آپؐ کا امتحان لے رہا تھا۔ کہ آپ کس قدر حلیم ہیں یہ کہہ کر حضورؐ کے قدموں میں گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

اقوال زریں

محمد جمیل، ملک محمد جمیل، شہزاد احمد، محمد ندیم ننکانہ

(۱) ایک خوش مزاج انسان سینکڑوں مردہ دل انسانوں سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

(۲) عقل جیسی کوئی تونگری نہیں۔

(۳) ادب جیسی کوئی میراث نہیں۔

(۴) مشورہ جیسا کوئی مددگار نہیں۔

(۵) آزمائش جتنی کڑی ہوگی انعام اتنا ہی زیادہ بہتر ہوگا

(۶) کامیابیوں کا زینہ ناکامیوں کی سیڑھیاں ہیں۔

(۷) غصہ شیطان کے اثر سے آتا ہے۔

(۸) تمہارا دشمن خواہ مچھر سے بھی چھوٹا ہو۔ ہاتھی سے بڑا سمجھو۔

(۹) بزدل زندگی میں کئی بار مر چکا ہوتا ہے لیکن بہادر آدمی ایک مرتبہ مرتا ہے۔

(۱۰) اس شخص سے بچو جو اپنی برائیاں لوگوں میں بڑے فخر سے بیان کرتا ہے۔

جس کام کا انجام موت ہو اس کیلئے کون سی خوشی ہے

(۱۱) اپنے دل کو صرف خدا کیلئے خالی رکھو اور اطفاع کے ساتھ بال بچوں کیلئے معاش میں معروف رہ کر یہ بھی تعمیل حکم ہے

(۱۲) اے منافقو! عنقریب عذاب خداوندی کو دنیا و آخرت میں دیکھو گے زمانہ حاملہ ہے جلد ہی تم کو نظر آجائے گا کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے۔

قرآنی معلومات

مرسلہ: حافظ محمد حسین، بکرا پیڑی کراچی

قرآن کریم کے پارے تیس ہیں اس کی سورتیں ایک سو چودہ ۱۱۴ ہیں۔

اس کے رکوع پانچ سو اٹھاون ۵۵۸ ہیں اس کی آیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶۶ ہیں۔

اس کے کلمات ستر ہزار چار سو انتالیس ۷۰۴۳۹ ہیں اور اس کے حروف تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو اسی (۳۲۱۱۸۰) ہیں۔

شاہ جی اپنے ہمعصر دوستوں کی نگاہ میں

مرسلہ: محمد حسین بکرا پیڑی — کراچی

○ علامہ اقبالؒ — شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں۔

○ مولانا ظفر علیخانؒ — بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں۔

○ مولانا محمد علی جوہرؒ — مقرر نہیں ساحر ہیں۔

○ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ — ان کا دل صرف اسلام کے لئے دھڑکتا ہے۔

○ مولانا ابوالکلام آزادؒ — ملک و قوم کا ہر گوشہ ان کا شکر گزار ہے۔

○ حسرت موہانی — خطابت کے شہسوار ہیں۔

○ عبدالرب نشتر — باغ دچمن سے نکلے اور دار ورسن سے گزرے ہیں۔

○ مولانا شوکت علیؒ — وہ بولتے نہیں موتی رولتے ہیں

○ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ — عطاء اللہ کی باتیں تو عطاء الٰہی ہوتی ہیں۔

○ خواجہ حسن نظامیؒ — انہیں دیکھ کر قرون اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں۔

○ قاری محمد طیبؒ — ان کی خدمات پر ملت ہمیشہ فخر کریگی۔

؎ محو ہو جائے گا دزدان نبوت کا گروہ
اپنے لہجہ میں بخاریؒ کا اثر لیکے چلو

مت سوچ "بخاری" نہیں ارباب وطن میں
یہ دیکھ کہ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے

جو آگ سلگتی رہی اس شیر کے دل میں
اس آگ سے ہر رُوح تپاں ہے کہ نہیں ہے

شورش اس کشمکش دہر کے ویرانے میں
ایک محبوب قلندر کی ادا یاد آئی ہے

بچوں کی ذہانت

مرسلہ: سعدیہ ندیم خان پور

(۱) ہارون الرشید کے پاس اس کا ایک چھوٹا بچہ لایا گیا جس کی عمر چار سال تھی۔ ہارون الرشید بادشاہ نے بچے سے پوچھا تمہیں جو چیز پسند ہے مانگو دوں گا۔ بچہ نے برجستہ جواب دیا۔ آپ کی حسن تدبیر۔ بادشاہ حیران رہ گیا۔

(۲) ایک بچہ ایک محفل میں کھانا کھا رہا تھا۔ رونا شروع کردیا۔ ارباب محفل نے کہا بچے کیوں روتے ہو؟

بچہ۔ کھانا گرم ہے۔

ارباب مجلس! تھوڑی دیر رک جاؤ تاکہ ٹھنڈا ہو جائے۔

بچہ۔ تم لوگ اسے نہیں چھوڑو گے۔

(۳) فرزدق نے ایک بچہ سے کہا کہ کیا تو خوش نہ ہوگا کہ میں تیرا باپ بن جاؤں۔ بچے نے کہا نہیں آپ اگر میری ماں بن جائیں تو میرے والد آپ کی مزیدار باتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

(۴) خلیفہ معتصم باللہ ایک مرتبہ خاقان کی عیادت کے لئے گئے وہاں خاقان کا چھوٹا بچہ فتح موجود تھا خلیفہ نے پوچھا بچے کونسا مکان اچھا ہے بادشاہ کا یا تمہارے باپ کا بچہ۔ جب بادشاہ میرے والد کے گھر ہوں تو میرے والد کا مکان اچھا ہوا۔

(۵) خلیفہ نے ایک نگینہ دیکھا کر کہا کہ اے فتح اس نگینہ سے بہتر بھی دیکھا ہے بچہ۔ جی ہاں وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے۔

عدلِ فاروقی

ایک روز دور فاروقی میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا حضرت عمرؓ نے کوڑا زمین پر مار کر فرمایا ساکن ہو جا کیا میں نے تجھ پر انصاف نہیں کیا اس کے بعد زلزلہ کا اثر زائل ہو گیا ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(ظہور احمد فاروقی چک پکا قاضی والا)

جواہر پارے

محمد سلیم یوسف پاکستان اسٹیل ٹاؤن شپ کراچی

(۱) انسان پہاڑ سے گر کر دوبارہ کھڑا ہو سکتا ہے مگر کسی دوسرے کی نظروں سے گر کر دوبارہ کھڑا ہونا ناممکن ہے۔

(۲) نصیحت کی بات چاہے کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو اس کو شیریں جان کر قبول کر لینا چاہیے۔ یہی عقلمندی کی دلیل ہے۔

(۳) خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا وہ لوگ زندگی میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں جو اپنے بزرگوں کی زندگی سے سبق سیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ....

خالد سوہدروی

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں
(۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے
(۳) اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل بھی حکمت سے خالی نہیں۔
(۴) اللہ تعالیٰ کی راہ میں اچھی چیز خیرات کرنا چاہیے
(۵) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
(۶) اللہ تعالیٰ کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا۔
(۷) اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے
(۸) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔
(۹) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔
(۱۰) اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں سے ظاہر ہے۔
(۱۱) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

نبی اکرمؐ کے آخری خطبہ کا کچھ حصہ

ندیم اشرف ــــ خان پور

(۱) لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(۲) لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی، اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

(۳) لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں، پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے۔ یعنی ابن ربیعہ بن حارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا میں چھوڑتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانہ کا سود ملیامیٹ کر دیا گیا ہے پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں۔ وہ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۴) لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پنجگانہ نماز ادا کرو، سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو، مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوشی سے ادا کرو۔ خانۂ خدا کا حج بجا لاؤ۔

لائبیریا میں قادیانی گروہ کی سرکوبی جاری ہے

علماء حقانی کی کوششیں کامیاب ثابت ہو رہی ہیں

لائبیریا کے گاؤں میں قادیانیوں کی سرکوبی جاری ہے الحمدللہ جب کبھی اسلام کے خلاف کوئی فتنہ مرتدین کا سر اٹھاتا ہے علماء اسلام اس کا سر کچلنے کیلئے تیار ہوتے ہیں ان بے دین لوگوں کے مقابلہ کے لیے علماء اپنی جان و مال صرف کرتے ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کا فرقہ بھی زندیق اور مرتد فرقہ ہے اس کے خلاف علماء حقانی نے آواز بلند کی۔ دنیا کے کونے کونے میں الحمدللہ علماء حقانی کی یہ کوششیں کامیاب رہی ہیں اور دنیا میں قادیانی ہر جگہ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اسی طرح لائبیریا میں بھی قادیانی ذلیل و خوار ہو چکے ہیں راقم کو مولانا محمد علی جالندھری کی وہ بات یاد آئی کہ قادیانی چاند پر بھی جائیں تو ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ یہاں پر قادیانیوں کے خلاف جہاد جاری ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کو معلوم ہوا بعض قادیانی مبلغ اپنا باطل مذہب پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یہ قادیانی یہاں سے ایک سو میل کے فاصلے پر سانوی اور توتا کے گاؤں میں کام کر رہے ہیں۔ راقم نے مصمم ارادہ کیا کہ ان گاؤں کا دورہ کیا جائے اور مسلمانوں پر واضح کر دیا جائے کہ یہ قادیانی مسلمان نہیں۔ اسی ارادے میں پروگرام بنا رہا تھا کہ سانوی سے کچھ مسلمانوں کے وفد میرے پاس آئے انہوں نے بھی یہ درخواست کی کہ آپ جلدی تشریف لائیں ہمارے پاس آئیں تاکہ قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے تو راقم الحروف نے متنا رفقاء کے یہ سفر کیا۔ میرے ساتھ الحاج بابا شریف سیکریٹری جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیہ بھی تھے اور بعض معلمین بھی میرے ہمراہ تھے۔ ایک دن ہم نے سانوی میں گزارا راقم خرد چار مرتبہ مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جو حسب ذیل ہیں۔ (۱) حیات عیسیٰ علیہ السلام (۲) قادیانیوں کے عقائد (۳) قادیانی فرقہ اسرائیل کا جاسوس ہے (۴) قادیانیوں کو تمام اسلامی ممالک نے کافر قرار دیا ہے پاکستان میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کے بعد راقم نے اعلان کیا کہ قادیانی راقم کے ساتھ بات کرنا چاہیں کسی بھی موضوع پر تو راقم حاضر ہے لیکن کسی بھی قادیانی کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ کوئی بات کر سکیں واضح رہے کہ اس گاؤں میں قادیانیوں کا انچارج سردار محمد رفیق پاکستانی ہے۔ اس گاؤں میں قادیانیوں کے بارے کی تفصیل راقم نے پہلے روانہ کی تھی دوسرے دن توتا میں دورہ کیا۔ بعض قادیانیوں نے کیلنڈر لکھوا کر مسلمانوں کی دوکانوں پر لگوا رکھے تھے۔ اس میں اپنے مذہب باطل کے بارے میں کچھ نکات لکھے ہوئے تھے۔ اور بعض دعائیں قرآن سے لکھوا رکھی تھی۔ راقم نے دوکانداروں سے وہ اتروائے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے ایک اجتماعات سے توحید کے موضوع پر تقریر کی الحمدللہ یہ دورہ کافی کامیاب رہا اس کے چند دنوں کے بعد اہل سانوی کا وفد میرے پاس آئے اور انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اس دورے کے اچھے نتائج ثابت ہوئے۔

اسٹیل ٹاؤن میں ایک اور قادیانی کا قبول اسلام،

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کی پے در پے کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے آج مورخہ ۱۹ اگست ۸۷ء بروز بدھ بعد نماز ظہر المصطفیٰ جامع مسجد اسٹیل ٹاؤن میں تمام نمازیوں کے سامنے حضرت مولانا حافظ محمد صادق شاہ صاحب خطیب اعلیٰ جامع مسجد المصطفیٰ و سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے ہاتھ پر جناب حقیق احمد ولد شریف احمد گلشن حدید نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کو قبول کر لیا۔ قبل ازیں اسٹیل ٹاؤن میں دو خاندان حضرت مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ صاحب مدظلہ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں جناب مولانا شاہ صاحب نے حقیق احمد سے درج ذیل جملے کہلوائے کہ میں کہ حقیق احمد ولد شریف احمد اپنی رضا و رغبت سے اقرار کرتا ہوں کہ اب میرا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال کذاب کافر مرتد لعنتی واجب القتل مانتا سمجھتا ہوں۔ اور اس کے ماننے والوں کو خواہ وہ قادیانی گروہ ہو یا لاہوری گروہ ان سب کو اور ہر اس شخص کو جو مرزا غلام احمد قادیانی اچھا سمجھتا ہو، کافر مرتد واجب القتل لعنتی سمجھتا ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے سچے و آخری نبی مانتا ہوں۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب نے رد قادیانیت پر مفصل تقریر فرمائی۔

مشہور عالم خطاط حضرت نفیس رقم مدظلہ کی صدیق آباد ربوہ آمد

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز، اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا سید انور حسین نفیس شاہ صاحب لاہور سے سرگودھا جاتے ہوئے مجلس کے مرکز مسلم کالونی صدیق آباد تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ متوسلین کی جماعت بھی تھی جماعت کے مبلغ مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی نے آپ کا استقبال کیا حضرت شاہ صاحب نے اس موقعہ پر موجود کارکنوں سے فرمایا کہ ختم نبوت کا کام کرنا دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اپنے دامن میں بھرنے کے مترادف ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے کے لیے انسان کی جان بھی کام آ جائے پھر بھی سودا سستا ہے۔ آپ نے جماعت کے کام پر تحسین فرمائی اور اپنی ایمان پرور دعاؤں سے سرفراز فرمایا

مری میں اصلی اور نقلی عیسائیوں کا تعاقب

مری کو، ایسا خطہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قدرتی مناظر سے نوازا ہوا ہے یہ ایک جنت ارضی ہے۔ یہاں کے غیور مسلمان رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین کے تحفظ اور شمع رسالت کی عزت و ناموس کو عزیز جان سمجھتے ہیں۔ مری سیزن میں ایک بین الاقوامی شہر کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ عزت و حیا کی قدروں سے ناآشنا مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد کی مری میں بکثرت آمد سے یہاں کے باسی اپنے اندر ایک گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ جہاں پر ایسے افراد جن کے ہاں مذہب برائے نام چیز ہے، کی کثرت سے آمد ہوتی ہے وہاں پر دین کے قزاق اور رہزن امت مرزائیہ اور فرقہ مسیحیت کے مبلغین اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مکروہ ہتھکنڈے استعمال کرنے کی ناپاک سعی کرتے ہیں مگر مجاہدین ختم نبوت ان مرتدوں کے مقابلے کے لئے پیشگی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ مری کے غیور اور جیالے مسلمانوں نے مجاہد ختم نبوت بے باک اور نڈر حق گو عالم دین امیر مجلس الحاج قاری اسد اللہ عباسی کی قیادت میں ۱۹۷۰ء میں مرزائیوں کے دو مورچوں پر تابڑ توڑ حملے کئے جس کے نتیجے میں ایک تین منزلہ معبد کو مسجد ختم نبوت میں تبدیل کر دیا تھا۔ ایک تبلیغی مشن احمدیہ لائبریری کو نذر آتش کر دیا گیا پھر ۱۹۸۴ء میں زبردست تحریک چلائی گئی اور فرقان فورس کے غنڈوں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر مری سے بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔ حال ہی میں راقم الحروف قاری سیف اللہ سیفی نے جنرل بس اسٹینڈ میں ایک مرتد بنارس نامی مرزائی کو پکڑا اور اس سے مرزائی تبلیغ پر مشتمل مواد برآمد ہوا جس میں ربوہ ہیڈ کوارٹر سے ہدایات درج تھیں۔ مذکورہ آدمی کو ایک مرزائی مبلغ افتخار احمد نے مرتد کیا تھا۔ راقم الحروف نے مع مجلس کے ذمہ داران۔ حافظ عبدالقیوم۔ قاری عبدالرحمن۔ قاری ظفر احمد و ارشد عباسی مذکورہ مبلغ کی گرفتاری کیلئے پولیس اسٹیشن تھانہ مری میں رابطہ قائم کیا وہاں پر پولیس گارد ساتھ لیکر اصل مبلغ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مذکورہ ہر دو افراد پولیس کو جل دیکر راہ فرار اختیار کر گئے جس پر مجلس کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے اے ایس پی مری اقبال خان صاحب سے فوری رابطہ قائم کیا اور مذکورہ اہلکاران کی نااہلی پر انکی معطلی اور لائن حاضر کرنے پر زوردار مطالبہ کیا جس کے نتیجے میں مذکورہ اہلکاران اپنی نااہلی اور فرائض سے غفلت کی بنا پر معطل کر دیئے گئے اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت مری کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں مسلمانان مری نے شرکت کی ایک وفد مری انتظامیہ سے ملا جس نے اصل مجرموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ پولیس مجرموں کی گرفتاری کیلئے چھاپے مار رہی ہے۔ اہم انکشاف کی توقع ہے مرزائیوں کے علاوہ عیسائیوں کی مذہب کش تبلیغ پر مکمل پابندی کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا اے ایس پی مری جناب اقبال خان نے جو ایک علم دوست آدمی ہیں نے واضح طور پر یقین دہانی کراتے ہوئے کہا ہر دو مذہبی تخریب کاروں سے قانون کی رو سے نمٹا جائے گا اور مری کی زمین ارتدادی کارروائیوں کیلئے ان پر تنگ ہو جائے گی مجلس کے جیالے کارکن اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے سرگرم ہو کر مرتدین کا تعاقب کئے ہوئے ہیں مرزائی مصنوعات کی مکمل بائیکاٹ کی تحریک بھی شروع ہے۔ اس وقت مرزائیوں کی جائے پناہ واقع کلڈنہ نزد آرمی چھاؤنی کے قریب ہے جو مسلمانان مری کے نرغے میں ہے جس پر کسی وقت بھی پرچم محمدی لہرایا جائے گا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور
پاکستان کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

سرگودھا کے نوجوان اور ابھرتے ہوئے مصنف زاہد منیر عامر کی کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور پاکستان کا دوسرا ایڈیشن انتہائی خوبصورت انداز میں شائع ہو گیا ہے۔

رعایتی قیمت علاوہ ڈاک خرچ ۲۵ روپے

ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا سے حاصل کریں

سرگودھا کے علماء کرام کا نمائندہ اجتماع
مولانا حق نواز کی رہائی کا مطالبہ

سرگودھا: (نمائندہ ختم نبوت / ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا) میں سرگودھا شہر کے تمام خطباء اور علماء کرام کا ایک عظیم الشان اجتماع حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا ضیاء الحق صاحب، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اکرم عابد، مولانا رحیم بخش، مولانا شیر محمد، مولانا عبدالخالق، مولانا احمد علی، مولانا عبدالرحیم نے خطاب کیا۔ مقررین نے مشہور خطیب مولانا حق نواز کی گرفتاری اور جھنگ پولیس کی طرف سے مولانا پر بے انتہا تشدد پر زبردست احتجاج کیا اور حکومت پنجاب خصوصاً وزیر اعلیٰ پنجاب پر الزام لگایا کہ وہ مولانا کو گرفتار کر کے صوبہ پنجاب کو فرقہ واریت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہاں فرقہ واریت کی آگ بھڑک اٹھی تو اس کا کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا۔ علماء کرام کے نمائندہ اجتماع نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ مولانا کو فوراً رہا کیا جائے۔ ان کا میڈیکل کرایا جائے اور اصل ملزمان کو بے نقاب کیا جائے علماء کرام کا ایک وفد مولانا قاری عبدالسمیع اور مولانا طوفانی کی قیادت میں پانچ وزراء سے بھی ملاقات کر چکا ہے۔

سرگودھا میں صدیق آباد کانفرنس میں
شرکت کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئیں

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) یہاں شبان ختم نبوت کے نوجوانوں نے صدیق آباد ربوہ میں منعقد ہونے والی آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی تیاریاں زور شور سے شروع کر دی ہیں، ساتھ ہی نوجوان اشتہارات چسپاں کرنے کے ساتھ دیواروں پر بھی ربوہ چلو کی عبارتیں اور مختلف قسم کے نعرے لکھ رہے ہیں۔ شبان ختم نبوت کے نوجوان ، ۸۔۹ اکتوبر کو ہونے والی اس عظیم کانفرنس میں شرکت کے لیے ایک مخصوص قسم کا لباس پہن کر شریک ہوں گے۔

ہماری کامیابی اتباع رسولؐ میں مضمر ہے عالمی مجلس واربرٹن

(واربرٹن نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محمد اقبال کے گھر تمام ممبران کا اہم اجلاس ہوا مجلس کے نائب صدر محمد طارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے ہمیں بھی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راہ پر گامزن ہو کر اس باطل نظام کے خاتمے کے لیے اپنی جان مال کی قربانی دیں۔ اور نوجوانوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی زندگیاں تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دیں۔ اور یہاں کوئی قادیانی شر انگیزی کریں تو ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں تاکہ گستاخ رسول کو پتہ چل جائے کہ غیرت ابھی ہم میں موجود ہے۔ اور آخر میں مجلس کے صدر محمد اقبال نے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوع انسانیت کے لیے سراپا رحمت اللعالمین بن کر آئے تھے مگر آج قادیانی دجال اس سراپا رحمت ہمارے دلوں کے سرور آقا نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کر رہے ہیں اور کھلے عام قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ اور جب کہ ان کو امریکہ کی مکمل حمایت ہے اور ہماری حکومت امریکہ کی غلام بنی ہوئی ہے۔

مرزائی انتظامیہ کی طرف سے عالمی مجلس کے صدر کو قتل کرنیکی سازش

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) شاہ تاج شوگر ملز کی انتظامیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر کو قتل کرنے کی سازش کی ہے اس سلسلہ میں انہوں نے حکام بالا صدر اور وزیر اعظم کو یہ درخواست دی ہے کہ سائل اکرام اللہ ولد رحیم اللہ قوم پٹھان عمر ۳۶ سال صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے شوگر ملز کی قادیانی انتظامیہ کے خلاف استغاثہ جات زیر دفعہ ۲۹۸ C و ۲۹۵ A کی عدالت جناب اے۔ سی صاحب و مجسٹریٹ درجہ اول دائر کر رکھے ہیں۔ ملز کی قادیانی انتظامیہ اور دیگر مرزائیوں نے اپنے گھروں اور عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے بورڈ اور کلمہ طیبہ کے اسٹیکر گھروں کے بیرونی دروازوں پر لگا رکھے ہیں۔ یہ کہ مرزائی انتظامیہ سائل کی اسلام دوستی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی بنا پر سائل کا وجود برداشت نہیں کرتی۔ اور سائل کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہتی ہے۔ مگر انتظامیہ اور اس کے پروردہ لوگوں کے سوا ان کی کسی اور فرد سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور انتظامیہ سے دشمنی صرف انتظامیہ کو قانون کی خلاف ورزی سے روکنے کے لیے استغاثہ جات کی دائری کی بنا پر ہے۔ سائل ارباب اقتدار اور امت مسلمہ بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے علم میں لانا چاہتا ہے۔ کہ اگر سائل کی زندگی کو کچھ ہو گیا۔ تو حضرت مولانا محمد اسلم قریشی کی طرح تفتیش میں الجھنے کے بجائے انتظامیہ اور ان کے پروردہ لوگوں کو الزام میں گرفتار و سزا دینا ہوگی۔

شبان ختم نبوۃ کے چار رضا کار رہا ہو گئے

سرگودھا (نمائندہ نبوۃ) مجاہد ختم نبوۃ حافظ محمد اکرم طوفانی کی کوششوں سے شبان کے چار رضا کار، محمد یونس ملک صدر۔ جمال دین نائب سرپرست۔ محمد اسحاق ڈوگر جنرل سیکرٹری اور وسیم عبد الرزاق قائم مقام سرپرست شبان۔ باعزت طور سے بری ہو کر گھر آ گئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ڈی سی صاحب اور ایس پی صاحب سے مسلسل ملاقات کر کے ان کو یقین دلایا کہ ہمارے رضا کار تخریب کار نہیں ہیں بلکہ ختم نبوۃ کے پروانے ہیں لیکن مولانا طوفانی کی یقین دہانی پر ڈی سی سرگودھا نے ایک ایک مہینہ کی نظر بندی کے احکام واپس لے لیے ہیں۔ اور رضا کاروں کا نہایت شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا۔

عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن حاجی فرزند علی کی دکان پر ڈاکہ

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں نامعلوم مسلح تین افراد دکان بابرجی کارپٹ پیلس میں داخل ہو گئے حاجی صاحب سے قالینوں کا نرخ وغیرہ پوچھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد حاجی صاحب کو کہا کہ جتنی نقدی ہے نکالو۔ حاجی صاحب کے انکار پر فوراً ریوالور سے ڈاکو حملہ آور ہوئے اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے اس قاتلانہ حملہ آور ڈاکوؤں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے حملہ آور ڈاکو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ڈاکو نے حاجی صاحب کے سر پر ریوالور کا بٹ زور سے مارا سر میں شدید چوٹ آئی۔ حاجی صاحب نے ڈاکوؤں کا تعاقب کرتے ہوئے شور مچایا تو لوگ جمع ہو گئے مگر ڈاکو فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس اسٹیشن پر فوراً اطلاع کی گئی۔ مگر پولیس تاخیر سے پہنچی۔ ڈاکو موٹر سائیکل گھبراہٹ کی وجہ سے چھوڑ گئے۔

مفرور قادیانی ملزم کی ضمانت ترق

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوۃ) گوجرانوالہ کے مجسٹریٹ مرزا نور احمد نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی اور توہین کلمہ طیبہ کے مقدمہ میں ملوث قادیانی شریف کی ضمانت منسوخ کر کے کر کے ضمانت ترق کر لی ہے اور لندن سے ملزم کی طرف سے بھیجا جانے والا طبی سرٹیفکیٹ مشکوک قرار دے کر ملزم کو عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ قبل ازیں ملزم شریف نے ضمانت پر رہائی حاصل کی تھی۔ اور وہ لندن فرار ہو گیا تھا۔

تقسیم ملک کے وقت قادیانی جماعت کی سازش سے گرداس پور کا ضلع پاکستان کو نہ مل سکا جس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے گوناگوں مشکلات کا باعث بنا ہوا ہے۔

★ مولوی فقیر محمد کا انکشاف

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انکشاف کیا ہے۔ کہ قادیانی جماعت نے ۲۲ سال بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود کی قبر پہ نصب (اکھنڈ بھارت) وصیت والا کتبہ اتار دیا ہے جس پہ یہ عبارت درج تھی کہ میری نعش بطور امانت دفن ہے جب حالات سازگار ہوں مجھے قادیان بھارت میں دفن کیا جائے مرزا بشیر الدین محمود قادیانی ۸ نومبر ۱۹۶۵ء جہنم واصل ہوا تھا۔ اس ضمن میں نام نہاد مقبرہ ربوہ کے اندر ایک الگ احاطہ ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کے خاندان کی ۲۹ قبریں ہیں جن کی بھارت منتقل کرنے کا وصیت نامہ لکھا ہوا تھا۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ مئی ۸۰ء کو قادیانی ترجمان نے کہا تھا کہ قادیانی جماعت پاکستان کی محب وطن ہے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ قادیانی ترجمان نے یہ بیان دیکر تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے کہ تقسیم عارضی ہے بالآخر پاکستان اکھنڈ بھارت میں تبدیل ہو گا یہی وجہ ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود وصیت دوسری لاشوں کو ربوہ میں امانتاً دفن کر دیا ہے تقسیم کے وقت بھی قادیانی جماعت کی سازش سے گورداسپور کا ضلع پاکستان کو نہ مل سکا جس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے گوناگوں مشکلات کا باعث بنا ہوا ہے اس کے بعد اب قادیانی جماعت نے وصیت والا پتھر اکھاڑ دیا ہے اب قادیانی فتنہ ختم ہونے والا ہے۔

بقیہ: دہلی مرکنٹائل سوسائٹی

تمام کارکنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ تمام کارکن حضرات مجلس کے لیے فنڈ جمع کریں۔ اس کے دو فائدے ہوں گے ایک ہر ماہ ساتھیوں سے رابطہ رہے گا۔ دوسرا مجلس کا فنڈ مضبوط ہوگا۔ اس پر تمام کارکنوں نے ہمہ وقت اپنے آپکو وقف کرنے کا اعلان کیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد صاحب اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری و دیگر مرکزی قائدین کے ساتھ کراچی کے باہمت دو جرأت مند رہنما مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی و دیگر علماء کی مساعی جمیلہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

علاقہ ہذا کے چیف آرگنائزر بھائی نور احمد صاحب بھائی یوسف رشید صاحب بھائی فاروق صاحب بھائی یوسف سلیم صاحب پی۔ آئی۔ بی کالونی کے کنوینر جناب زاہد و دیگر کارکن کرکن سوسائٹی سے جناب ایاز صاحب پنجاب کالونی سے جناب عبدالرحیم صاحب آفتاب صاحب و جملہ کارکن دہلی کالونی سے حافظ محمد طاہر صاحب، پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس سوسائٹی سے جناب احمد جمال صاحب لقتیلہ سے جناب سہیل صاحب، عباس صاحب و دیگر کارکن۔ اسلامیہ کالج کے پروفیسر صاحب و جملہ کارکنان نے بھاری تعداد میں شرکت کی آخر میں بھائی یوسف صاحب نے احباب کے اعزاز میں پرتکلف عشائیہ دیا عشائیہ کے بعد مولانا اسعد فاروقی کے دعائیہ کلمات سے اجلاس برخاست ہوا۔

وزیر آباد میں شیزان بائیکاٹ مہم

وزیر آباد: انجمن حسینی اہل سنت والجماعت وزیر آباد کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں نوجوان طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام قادیانی مصنوعات کا وہ بائیکاٹ کریں۔ اور شیزان کوئی بھی استعمال نہ کریں جس پر مسلمانوں نے فوراً عمل کیا اور ایک ہوٹل والے نے شیزان رکھنا بند کر دیا اور اس کے ایجنٹ کو واپس کر دیا۔ آخر میں مسلمانوں کو ان کے مکر و فریب سے آگاہ کیا گیا اور ختم نبوت لندن دفتر کے قیام پر مبارکباد پیش کی گئی۔

بقیہ: عدالتی شہادت

نقل فیصلہ لالہ آتمارام فیصلہ

"ملزم نمبر ۱ (مرزا غلام احمد) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے خلاف لکھا کرتا ہے اگر اس کے اس میلان طبع کو برمحل نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔ ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلس صاحب نے ملزم غلام احمد کو کچھ قسم کے تحریرات سے باز رہنے کے لیے فہمائش کی تھی پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈوئی صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا کہ بھی ہر قسم نقص امن والے فعلوں سے باز رہے گا۔"

لہٰذا حکم ہوا کہ ملزم ۱ مرزا غلام احمد پانچ سو روپیہ جرمانہ دے اور ملزم ۲ حکیم فضل الدین دو سو روپیہ، بصورت عدم ادائیگی زمانہ اول الذکر چھ ماہ اور آخر الذکر پانچ ماہ قید محض میں رہیں۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء

دستخط حاکم

جی۔ ایم۔ ڈبلیو ڈگلس

بقیہ: حیات عیسیٰ

ص۱۲۴) وغیرہ آیئے دیکھیں شیخ محقق کا کیا عقیدہ تھا آپ فرماتے ہیں،

(۱) اللہ عزوجل عیسیٰ را باسمان برداشت (مدارج النبوۃ جلد ۱ ص۱۱۲)

(۲) لیکن اٹھایا جانا اور لے جانا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر ہمارے پیغمبر کو شب معراج میں بالاتر اس سے اس جگہ لے گئے کہ کسی کو نہ لے گئے تھے (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲)۔

(۳) فرود آید عیسیٰ از آسمان بر زمین (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۳۴۳)۔

(۴) بہ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ کہ عیسیٰ علیہ السلام فرود می آید از آسمان بر زمین و می باشد تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و حکم کند بشریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۰۷)

شیخ موصوفؒ کی ان عبارات میں سے معلوم ہوا کہ آپ بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لاویں گے! کیا شیخ موصوف نے کہیں لکھا ہے کہ آسمان سے مراد چراغ بی بی کا پیٹ ہے اور نزول سے مراد جنت بی بی کے ساتھ الٹا نکلنا ہے؟ فافہم وتدبر یا اولی الالباب۔

بقیہ: ماں باپ

• ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے کا فرض و نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا (ابن عالم)

• تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ایک اُن میں سے ماں باپ کا نافرمان ہے (احمد)

• ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔ (حاکم)

بقیہ: بدر کا سپاہی

اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں (یعنی کافروں) کو دوست ہرگز نہ بناؤ نتیجہ یہ نکلا کہ موجودہ دور کے کافروں مرتدوں منافقوں قادیانیوں کے ساتھ تعلقات یا دوستانہ مراسم رکھنا سراسر ناانصافی ہے اور اس آیت کے خلاف ہے ان سے پرہیز کرنا ہر ایمان دار مسلمان کا فرض اولین ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

بقیہ: سخاوت

اشرفیاں تھیں چار تو آپ نے خرچ فرما دیں اور دو آپ کے پاس بچ رہیں۔ ان کی وجہ سے آپ کو ساری رات نیند نہیں آئی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ معمولی بات ہے صبح ان کو خیرات کر دیجیے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا! (حضرت عائشہ رضؓ کا لقب ہے) کیا خبر میں صبح تک زندہ رہوں یا نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

بقیہ: رحمت عالم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت عامہ کا مقتضا تھا کہ آپ نے چوپایوں کو باہم لڑانے، کسی جانور کو نشانہ بنانے کسی چوپائے یا جانور کو ہلاک کرنے کے لیے محبوس کرنے اور حیوان کو مثلہ بنانے سے منع فرما دیا۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا جس پر کمبل تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے کمبل لپیٹا ہوا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! درختوں کے جنگل میں میرا گذر ہوا، میں نے اس میں ایک پرندے کے بچوں کی آوازیں سنیں، میں نے ان کو پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں لپیٹ لیا اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:۔ ان کو رکھ دے میں نے ان کو رکھ دیا مگر ان کی ماں نے ان کا ساتھ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم بچوں کی ماں کے رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے تحقیق اللہ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ان کو واپس لے جا، اور ان کو ماں سمیت وہیں رکھ دے جہاں سے انہیں پکڑا ہے۔ پس وہ ان کو واپس لے گیا۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے دونوں جہانوں کو حصہ پہنچا ہے انسان کے علاوہ جنات بھی آپؐ کی دعوت سے دولت ایمان سے مشرف ہوئے، فرشتے آپؐ پر درود بھیجنے کے سبب سے مورد رحمت خداوندی بنے رہتے ہیں۔

بقیہ: قرآن کیا کہتا ہے

و آسمان کی کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں"۔ غور فرمائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے میرا علم صرف اتنا ہی نہیں کہ تمہارے دلوں میں آنے والے خیالات سے ہی واقف ہوں بلکہ یہ بھی جان لو کہ مجھ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔ دوسرے مقام پر ہے کہ ہم نے زمین و آسمان کو سات دن کے اندر پیدا کیا۔ اب ظاہر ہے کہ جو بنانے والا ہے اس کے علم سے کیسے زمین و آسمان کی چیزیں پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ سورۃ انعام میں مزید ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اور جو کچھ بھی سمندر اور خشکی پر ہے سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ یہاں تک کہ کوئی پتہ نہیں گرتا جو اس کے علم میں نہیں اور نہ ہی کوئی دانہ جو زمین کے اندھیروں میں ہو خواہ سوکھا ہو یا ہرا۔

انسان کو سمجھانے کے انداز میں ارشاد ہے۔ ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشآء :۔ "وہ اللہ ہی ہے جو ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے جس طرح چاہتا ہے"۔ دیکھا آپ نے کہ رب العزت کس انداز سے انسان کو باور کروا رہے ہیں کہ انسان اپنی ذات کی حقیقت کو سمجھ کر صفات الٰہی پر ایمان بالقلب لائے اور اس کی بے مثل ذات کو مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں حاکم اعلیٰ تسلیم کرے اور اس کے پیش کردہ نظام حیات کے طابع زندگی بسر کر کے اطاعت بالقلب کا ثبوت دے۔ لیکن ہم ہیں کہ بچوں کی پیدائش پر تو جشن کامیابی مناتے ہیں اور ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں لیکن جو ذات ماں کے رحم میں بچوں کو خوبصورت شکل عطا کرتی ہے اس کا سجدہ شکر تک ادا نہیں کرتے۔

پیلو کی بازیافت
مسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرب اجزاء پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیقِ جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف
مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
آوازِ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/85

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے زیرِ اہتمام

دو روزہ — چھٹی سالانہ — عظیم الشان — تاریخی — آل پاکستان

ختمِ نبوّت کانفرنس

زیرِ سرپرستی :- شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ضلع جھنگ ربوہ

مورخہ : ۸/۹، اکتوبر ۱۹۸۷ء

الحمدللہ کہ قادیانی کفر گڑھ میں قائم مرکز ختم نبوت میں حسب سابق چھٹی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس پورے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے جس میں اکابر علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز اسکالرز، وکلاء، دانش ور، طلباء کے نمائندے اور تمام مکاتب فکر کے راہنما شرکت فرمائیں۔

شمعِ ختمِ نبوت کے پروانو!

اس عظیم کانفرنس میں شرکت کرکے سرکارِ دو عالم، تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والہانہ عشق اور دلی وابستگی کا ثبوت دیجئے۔

نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایمان ہے
سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایمان ہے

منجانب اراکین عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان

فون ۴۳۳۳۸ / ۴۰۹۷۸

فون کراچی ۷۱۱۹۷۱ — لاہور ۵۳۴۳۳ — سرگودھا ۴۷۴۰۶ — فیصل آباد ۳۳۵۲۲/۲۴۷۰۰ — ربوہ ۴۶۶

کوئٹہ ۷۱۱۶۴/۷۵۷۶۷۵ — پشاور ۶۲۸۳۹ — اسلام آباد ۶۸۹۱۸۶ — ٹنڈو آدم ۵۱۳ — حیدرآباد ۸۴۳۸۴